جلد نمبر1 وفا1401ہش — جولائی 2022ء—ذوالحجہ 1443ھ تا محرم1444ھ شمارہ نمبر 8

فہرست

قربانی کا طریق

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖق فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(سورۃ الحج 22:35-38)

اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ:

اور ہم نے ہر اُمّت کے لئے قربانی کا طریق مقرر کیا ہے تا کہ وہ اللہ کا نام اُس پر پڑھیں جو اس نے انہیں مویشی چوپائے عطا کئے ہیں۔ پس تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس اس کے لئے فرمانبر دار ہو جاؤ۔ اور عاجزی کرنے والوں کو بشارت دے دے۔

ان لوگوں کو کہ جب اللہ کا ذکر بلند کیا جاتا ہے تو ان کے دل مرعوب ہو جاتے ہیں اور جو اس تکلیف پر جو انہیں پہنچی ہو صبر کرنے والے ہیں اور نماز کو قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

اور قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تمہارے لئے شعائر اللہ میں شامل کر دیا ہے ان میں تمہارے لئے بھلائی ہے۔ پس ان پر قطار میں کھڑا کر کے اللہ کا نام پڑھو۔ پس جب (ذبح کرنے کے بعد) ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں تو ان میں سے کھاؤ اور قناعت کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اور سوال کرنے والوں کو بھی۔ اسی طرح ہم نے انہیں تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے تا کہ تم شکر کرو۔

ہر گز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اِسی طرح اُس نے تمہارے لئے اُنہیں مسخر کر دیا ہے تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اُس نے تمہیں ہدایت عطا کی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔

احادیثِ مبارکہ

عَنْ عَامِرِ أَبِى رَمْلَةَ، قَالَ أَنْبَأَنَا مِخْنَفُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ وَنَحْنُ وُقُوْفٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ قَالَ يَاأَيُّهَالنَّاسُ، إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِى كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً۔

(ابو داؤد کتاب الضحایاباب ماجاء فی ایجاب الاضاحی 2788, حدیقۃ الصالحین صفحہ 282 آن لائن ایڈیشن)

حضرت مخنف بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ عرفات میں وقوف کئے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اے لوگو! ہر گھر والوں پر ہر سال قربانی ہے۔

سَمِعْتُ سَعِيد بن مُسَيَّب يَقُوْلُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ، وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ ۔

(مسلم کتاب الاضاحی باب نہی من دخل علیہ عشر ذی الحجہ 3642، حدیقۃ الصالحین صفحہ 282 آن لائن ایڈیشن)

سعید بن مسیّب کہتے ہیں کہ میں نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زوجہ مطہرہ حضرت امّ سلمہؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو جسے وہ قربان کرنا چاہتا ہے تو جب ذی الحجہ کی پہلی رات کا چاند نکل آئے تو جب تک وہ قربانی نہ کرلے اپنے بال اور ناخن ہرگز نہ کاٹے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا، وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ۔

(بخاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعۃ 7142، حدیقۃ الصالحین صفحہ 521 آن لائن ایڈیشن)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا سنو اور مانو، اگر تم پر ایک ایسا حبشی غلام ہی حاکم مقرر کیا گیا ہو کہ جس کا سر گویا ایک منقہ ہے۔

ارشادات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرتؐ اور مسیح موعودؑ کی عید الاضحیہ سے مناسبت

”آج عید الضحیٰ کا دن ہے اور یہ عید ایک ایسے مہینے میں آتی ہے، جس پر اسلامی مہینوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ یعنی پھر محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ یہ ایک سِرّ کی بات ہے کہ ایسے مہینہ میں عید کی گئی ہے۔ جس پر اسلامی مہینہ کا یا زمانہ کا خاتمہ ہے۔ اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس کو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آنے والے مسیحؑ سے بہت مناسبت ہے۔ وہ مناسبت کیا ہے؟

ایک یہ کہ ہمارے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم آخر زمانہ کے نبی تھے اور آپؐ کا وجودِ باجود اور وقت بعینہٖ گویا عید اضحےٰ کا وقت تھا؛ چنانچہ یہ امر مُسلمانوں کا بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ آپؐ نبی آخر الزمان تھے اور یہ مہینہ بھی آخر الشہور ہے، اس لیے اس مہینہ کو آپؐ کی زندگی اور زمانہ سے مناسبت ہے۔ دُوسری مناسبت۔ چونکہ یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ جیسے آپ لوگ بکری، اُونٹ، گائے، دُنبہ ذبح کرتے ہو، ایسا ہی وُہ زمانہ گذرا ہے، جب آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عید اضحیٰ وُہی تھی اور اُسی میں ضحیٰ کی روشنی تھی۔

قربانی کی حقیقت

یہ قربانیاں اس کا لُب نہیں۔ پوست ہیں۔ روح نہیں جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانے میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور قسم قسم کے تعیشات قرار دیئے گئے ہیں۔ عورتیں اسی روز تمام زیورات پہنتی ہیں۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے زیبِ تن کرتی ہیں۔ مرد عمدہ پوشاکیں پہنتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ کھانے بہم پہنچاتے ہیں اور یہ ایسا مسرت اور راحت کا دن سمجھا جاتا ہے کہ بخیل سے بخیل انسان بھی آج گوشت کھاتا ہے۔ خصوصاً کشمیریوں کے پیٹ تو بکروں کے مدفن ہو جاتے ہیں۔ گو اور لوگ بھی کمی نہیں کرتے۔ الغرض ہر قسم کے کھیل کود۔ لہو ولعب کا نام عید سمجھا گیا ہے، مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔

در حقیقت اس دن میں بڑا اسِرّ یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اُس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقرباو اعزّا کا خون بھی خفیف نظر آوے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے، کیسی قربانی ہوئی۔ خُونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خُون کی ندّیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا۔ اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کیے جاویں، تو ان کی راحت ہے۔ مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو ولعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔ یہ عید الاضحیہ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں، مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں۔ جو اپنے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اُس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضُحیٰ میں رکھا گیا ہے۔ عیدِ رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اس کا نام بذل الرّوح ہے۔ مگر یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں، ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور جس پر افسوس! کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے۔ اُمّتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اور اُمتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں، اُن کی حقیقت اس اُمّتِ مرحومہ نے دکھلائی ہے“ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 326-327، ایڈیشن 1988ء۔ 1891ء تا 1901ء)

شانِ اسلام

منظوم کلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج | پر دیکھتے نہیں ہیں دشمن بلا یہی ہے

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا | نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے

جو ہو مفید لینا جو بد ہو اُس سے بچنا | عقل و خرَد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے

ملتی ہے بادشاہی اس دِیں سے آسمانی | اے طالبانِ دولت! ظِلّ ِ ہُما یہی ہے

سب دِیں ہیں اک فسانہ شرکوں کا آشیانہ | اُس کا ہے جو یگانہ چہرہ نما یہی ہے

سَو سَو نشاں دکھا کر لاتا ہے وہ بُلا کر | مجھ کو جو اُس نے بھیجا بس مُدّعا یہی ہے

کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دِیں کو تازہ | اسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے

یہ سب نشاں ہیں جن سے دِیں اب تلک ہے تازہ | اَے گرنے والو دوڑو دِیں کا عصا یہی ہے

کِس کام کا وُہ دِیں ہے جس میں نشاں نہیں ہے | دِیں کی مِرے پیارو! زرّیں قبا یہی ہے

(درثمین اردو)

06/مئی 2022ء بمقام مسجد مبارک اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو۔کے	آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد صدیقِ اکبر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ کا ذکر۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باغی مرتدین اور جھوٹے نبیوں کے قلع قمع کے لیے حضرت خالد بن ولیدؓ اور دیگر کئی صحابہؓ کی سرکردگی میں مہمات بھیجی تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت خالدؓ نے بنو عامر سے جو دین سے نکل گئے تھے اور دوبارہ دین میں داخل ہو رہے تھے، ان الفاظ میں بیعت لی تھی: ''تم سے اللہ تعالیٰ کا عہد و پیمان لیا جاتا ہے کہ تم ضرور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ گے اور ضرور نماز کو قائم کرو گے اور ضرور زکوۃ ادا کرو گے اور اسی چیز پر تم اپنے بیٹوں اور عورتوں کی طرف سے بھی بیعت کرو گے۔'' حضرت ابو بکرؓ نے نصیحت فرمائی کہ ''تم اپنے ہر کام میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ''۔ مکرمہ صابرہ بیگم صاحبہ اہلیہ رفیق احمد بٹ صاحب آف سیالکوٹ اور مکرمہ ثریا رشید صاحبہ اہلیہ رشید احمد باجوہ صاحب آف کینیڈا کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب۔
13/مئی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو۔کے	آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد صدیقِ اکبر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ مَیں اس تلوار کو جسے اللہ نے کفار کے لیے نیام سے نکالا ہے پھر نیام میں نہیں رکھوں گا۔ (حضرت ابو بکر صدیقؓ) سجاح بنت حارث اور مالک بن نُوَیرَہ کے خلاف کی جانے والی مہمات کا تفصیلی تذکرہ حضرت خالد بن ولیدؓ کی بُطَاح کے علاقہ کی جانب، مالک بن نُوَیرَہ کی طرف پیش قدمی کی تفصیل سَجَاح کا تعارف۔ مالک بن نُوَیرَہ کے قتل کے متعلق دو طرح کی روایتیں ملتی ہیں۔ مالک بن نُوَیرَہ کو جس چیز نے ہلاک کیا وہ اس کا کبر اور غرور اور تمرّد تھا۔
20/مئی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو۔کے	آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد صدیقِ اکبر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ کا ذکر جاری ہے۔ جنگ یمامہ کی تفصیل۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام۔ اَمَّا بَعۡدُ، یقیناً زمین اللہ ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا اس کا وارث بنا دے گا اور عاقبت متقیوں کی ہی ہوا کرتی ہے اور اس پر سلامتی ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف ہونے والے معرکہ ٔیمامہ کے محرکات اور حالات وواقعات۔

	مکرم عبدالسلام صاحب شہید ابن ماسٹر منور احمد صاحب صدر جماعت ایل پلاٹ اوکاڑہ۔ مکرم ذوالفقار احمد ابن شیخ سعید اللہ صاحب۔ فیصل آباد، مکرم ملک تبسم مقصود صاحب۔ کینیڈا کا ذکرِ خیر۔

27/مئی2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو۔کے	'یومِ خلافت کی مناسبت سے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی اہمیت و برکات نیز خلافت کے ساتھ الٰہی تائیدات کے نظاروں کا مختصر تذکرہ۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔" (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) آپ علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت نے پھولنا ہے، پھلنا ہے اور پھیلنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے جو آپؑ سے وعدے ہیں وہ یقیناً پورے ہونے ہیں۔ جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونی ہے اور کوئی نہیں جو اس ترقی کو روک سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم و ستم کے دَور کو ختم کرنے کی جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ ان لوگوں کے لیے تھی جو خاتم الخلفاء مسیح موعود اور مہدی معہود کی بیعت میں آئیں گے اور اس کی تعلیم کے مطابق اس پر عمل کریں گے۔ خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ لوگ جو خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ جڑے رہیں اور اپنی نسلوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں اور بد قسمت ہیں وہ جو خلافت احمدیہ کو کسی دَور تک محدود کرنا چاہتے ہیں یا یہ سوچ رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ کی طرح ناکامی اور نامرادی دیکھیں گے۔
03/جون2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو۔کے	آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ جنگِ یمامہ کے حالات و واقعات کا تفصیلی بیان صحابہ کرامؓ نے اس معرکے میں انتہائی صبر و استقامت کا ایسا ثبوت دیا جس کی مثال نہیں ملتی اور برابر دشمن کی طرف بڑھتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے خلاف فتح عطا فرمائی اور کفار پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے مسیلمہ کذاب کے قتل کے واقعہ کا بیان مخالفانہ حالات کے باعث پاکستان، الجزائر اور افغانستان کے احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک مکرم نسیم مہدی صاحب مبلغ سلسلہ، عزیزم محمد احمد شارم صاحب، مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ کا ذکرِ خیر۔

دُعا کی تحریک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جون 2022ء میں خصوصی دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

اس وقت میں پاکستان کے لیے دعا کے لیے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ احمدیوں کے لیے خاص طور پر دعا کریں۔ پاکستان کے حالات عمومی طور پر جو بگڑ رہے ہیں وہ تو ہیں۔ ایسے حالات میں پھر احمدیوں کی طرف بھی ان کی توجہ ہو جاتی ہے۔ مخالفت بڑھ رہی ہے۔ پرانی قبریں اکھیڑنے کی طرف سے بھی انہوں نے گریز نہیں کیا۔ انتہائی بد طینت قسم کے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کرے۔ اسی طرح الجزائر کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں وہ بھی آج کل مشکلات میں گرفتار ہیں۔ افغانستان کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ (آمین)۔

منظوم کلام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اِک اپنا بھی تو گھر تھا

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اِک اپنا بھی تو گھر تھا
جیسی سُندر تھی وہ بستی ویسا وہ گھر بھی سُندر تھا

دیس بدیس لئے پھرتا ہوں اپنے دل میں اس کی کتھائیں
میرے مَن میں آن بسی ہے تَن مَن دَھن جس کے اندر تھا

سادہ اور غریب تھی جَنتا۔ لیکن نیک نصیب تھی جَنتا
فیض رَسان عجیب تھی جَنتا۔ ہر بندہ، بندہ پَرور تھا

سَچے لوگ تھے، سُچی بستی۔ کرموں والی اُچّی بستی
جو اونچا تھا ،نیچا بھی تھا، عرش نشیں تھا، خاک بَسر تھا

اُس کی دَھرتی تھی آکاشی، اُس کی پَرجا تھی پَر کاشی
جس کی صدیاں تھیں مُتلاشی، گلی گلی کا وہ منظر تھا

کرتے تھے آ آ کے بسیرے، پنکھ پکھیرو شام سویرے
پھولوں اور پھلوں سے بوجھل، بُستاں کا ایک ایک شجر تھا

اُس کے سُروں کا چَرچا جا جا، دیس بدیس میں ڈَنکا باجا
اُس بستی کا پِیتم راجا، کرِشن کَنھیَّا مُرلی دَھر تھا

چاروں اور بجی شہنائی بھجنوں نے اِک دُھوم مچائی
رُت بھگوان مِلَن کی آئی، پِیتم کا دَرشن گھر گھر تھا

گوتم بُدّھا بُدّھی لایا، سب رِشیوں نے درس دِکھایا
عیسیٰؑ اترا مہدیؑ آیا جو سب نبیوں کا مظہر تھا

مہدیؑ کا دلدار محمدؐ، نبیوں کا سردار محمدؐ
نورِ نگہ سرکار محمدؐ، جس کا وہ منظورِ نظر تھا

آشاؤں کی اس بستی میں، میں نے بھی فیض اُس کا پایا
مجھ پر بھی تھا اُس کا چھایا، جس کا میں ادنیٰ چاکر تھا

اتنے پیار سے کس نے دی تھی، میرے دل کے کواڑ پہ دَستک
رات گئے مِرے گھر کون آیا، اُٹھ کر دیکھا تو اِیشر تھا

عید الاضحیہ۔ ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ

ارکانِ حج کی حکمتیں
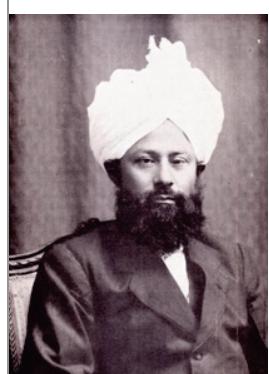
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے احکام کے بارہ میں مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

مضمون پڑھنے والے نے اس اعتراض کے ساتھ یہ اعتراض بھی جڑ دیا ہے کہ مسلمانوں کے اعتقاد میں حجر اسود ایک ایسا پتھر ہے جو آسمان سے گرا تھا معلوم نہیں کہ اس اعتراض سے اس کو کیا فائدہ ہے۔ استعارہ کے رنگ میں بعض یہ روایتیں ہیں کہ وہ بہشتی پتھر ہے مگر قرآن شریف سے ثابت ہے کہ بہشت میں کوئی پتھر نہیں ہے بہشت ایسا مقام ہے کہ اس کی کوئی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی اور اس دنیا کی کوئی چیز بھی بہشت میں نہیں ہے بلکہ بہشتی نعمتیں ایسی نعمتیں ہیں کہ جو نہ کبھی آنکھوں نے دیکھیں اور نہ کانوں نے سنیں اور نہ دل میں گزریں اور خانہ کعبہ کا پتھر یعنی حجر اسود ایک روحانی امر کے لئے نمونہ قائم کیا گیا ہے (حاشیہ۔ خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام میں بہت سے ضروری احکام کے لئے نمونے قائم کئے ہیں چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے...یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے۔ **منہ**) اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو نہ خانہ کعبہ بناتا اور نہ اس میں حجر اسود رکھتا لیکن چونکہ اس کی عادت ہے کہ روحانی امور کے مقابل پر جسمانی امور بھی نمونہ کے طور پر پیدا کر دیتا ہے تا وہ روحانی امور پر دلالت کریں اسی عادت کے موافق خانہ کعبہ کی بنیاد ڈالی گئی۔ (فقہ المسیح، حج، صفحہ 226-227)

آج ہماری قربانیاں اسی پاک قربانی کا نمونہ ہیں

ابراہیم علیہ السلام بہت بوڑھے اور ضعیف تھے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اولاد صالح عنایت کی۔ اسمٰعیلؑ جیسی اولاد دی جب جوان ہوئے تو حکم ہوا کہ ان کو قربانی میں دے دو۔ ابراہیمؑ کی قربانی دیکھو، بڑھاپے کا زمانہ دیکھو، مگر ابراہیمؑ نے اپنی ساری طاقتیں، ساری امیدیں، تمام ارادے یوں قربان کر دیئے کہ ایک طرف حکم ہوا اور معًا بیٹے کے قربان کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ پھر بیٹا بھی ایسا بیٹا تھا کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا بیٹا! اِنِّیۡۤ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡۤ اَذۡبَحُکَ (الصّٰفّٰت:103) تو وہ خدا کی راہ میں جان دینے کو تیار ہو گیا۔ غرض باپ بیٹے نے ایسی فرمانبرداری دکھائی کہ کوئی عزت، کوئی آرام، کوئی دولت، اور کوئی امید باقی نہ رکھی۔ یہ آج ہماری قربانیاں اسی پاک قربانی کا نمونہ ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی کیسی جزا دی۔ اولاد میں ہزاروں ہزار بادشاہ اور انبیاء بلکہ خاتم الانبیاء بھی اسی کی اولاد میں پیدا کیا۔ وہ زمانہ ملا جس کی انتہا نہیں۔ خلفاء ہوں تو وہ بھی ملت ابراہیمی میں۔ سارے نواب اور خلفاء الٰہی دین کے، قیامت تک اسی گھرانے میں ہوئے ہیں اور ہونے والے ہیں۔ (خطبات نور، صفحہ 26)

پس تم بھی ایک خدا کے لیے قربانی کرو
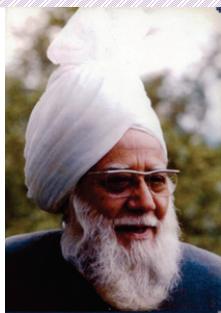
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قربانی کا طریق ہم نے ہر قوم میں جاری کیا ہے۔ تاکہ وہ ان چوپایوں پر جو اللہ تعالےٰ نے ان کو عطا فرمائے ہیں اس کا نام لیا کریں۔ اور اس طرح اس کے اس عظیم الشان احسان کا کہ اس نے ان کے لئے خوراک اور سواریاں پیدا کی ہیں کم سے کم زبانی شکریہ ادا کریں۔ حقیقی شکریہ تو یہ ہے کہ جس طرح اس نے اُن کی قربانی کے لئے جانور پیدا کئے ہیں وہ اپنے نفس کی قربانیاں اس کے لئے اور اس کے دین کے لئے کریں۔ پس تم بھی ایک خدا کے لیے قربانی کرو۔ اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ۔ تاکہ دنیا میں ایک خدا کی بادشاہت قائم ہو جائے۔

اور اے رسول جو بھی ہمارے حضور میں عجز و انکسار سے رہنا چاہیں اور ہمارا نام آتے ہی ان کے دل لرز جائیں اور مصیبتوں پر وہ صبر کریں اور باجماعت نمازیں ادا کیا کریں اور اپنے اموال غریبوں پر خرچ کرتے رہیں ان کو بتادے کہ یہ ایسا راستہ ہے جس سے وہ اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی عزت حاصل کریں گے۔ (تفسیر کبیر جلد ششم، صفحہ 48)

میں اپنے بھائیوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وہی نمونہ جو اس وادی غیر ذی زرع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان نے دنیا کو دکھایا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دنیا کو دکھایا۔ مگر زیادہ شان کے ساتھ انہوں نے اپنی گردنیں اسی طرح مخالفین کی چھری کے نیچے رکھ دیں۔ جس طرح بھیڑ، بکری، گائے اور اونٹ کو ذبح کے وقت اپنی گردنیں چھری کے نیچے رکھنی پڑتی ہیں۔ پھر دیکھو جانور مجبور ہو کر اپنی گردن چھری کے نیچے رکھتا ہے۔ لیکن صحابہ کرامؓ نے خوشی اور بشاشت کے ساتھ اپنی گردنیں خدا تعالیٰ کی راہ میں کٹوائیں اور اس طرح انہوں نے اس سبق کو یاد رکھا اور اپنے عمل سے دہرادیا۔ جو کئی ہزار سال پہلے سکھایا گیا تھا... ان کے اس وقف حقیقی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو وہ شوکت بخشی اسے وہ مرتبہ اور منزلت عطا کی کہ جس کی مثال جیسا کہ میں نے بتایا ہے دنیا میں ہمیں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ لیکن جب مسلمان عید الاضحیہ کے اس سبق کو بھول گئے اور وقف کی روح ان میں قائم نہ رہی تب ایک ہزار سال کا عرصہ اسلام پر ایسا آیا کہ جس میں وہ ترقی کرنے۔ بلندیوں کی طرف پرواز کرنے اور رفعتوں کو حاصل کرنے کی بجائے تنزل کے گڑھوں میں گرتے چلے گئے... حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کا نمونہ تو قائم ہی اس لئے کیا گیا تھا تا امت مسلمہ اس سے سبق حاصل کرے اور سبق حاصل کرنے کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کے اس منشاء، ارادہ اور فیصلہ کو پورا کرنے والی ہو۔ جس منشاء، ارادہ اور فیصلہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے دین اور اپنی توحید کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اور یہ کام ہو نہیں سکتا جب تک کہ وہ وقف کی روح ہمارے اندر نہ رہے۔ پس میں اپنے بھائیوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ عید بے شک ہمارے لئے خوشی کی عید ہے لیکن ہمیں حقیقی عید صرف اس وقت ہو سکتی ہے جب ہم اس عید کا عرفان حاصل کرلیں... ہم میں سے بزرگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نمونہ کو پکڑیں۔ ہماری مستورات حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا نمونہ اپنے سامنے رکھیں اور ہمارے بچے اور نوجوان خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرف نظر رکھیں۔ جس نے چودہ سال کی عمر میں بشاشت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور اس کی رضا کی خاطر ایسے بیابان میں زندگی گزارنے کو قبول کرلیا تھا۔ جہاں بظاہر حالات زندہ رہنا ممکن نہیں تھا۔ جب تک یہ روح ہمارے بڑوں میں، ہماری عورتوں میں اور ہمارے نوجوانوں میں پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک غلبہ اسلام کے دن نزدیک تر نہیں آسکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وقف کی اس روح کو سمجھنے اور بشاشت کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا کرے کہ سب طاقت اور توفیق اسی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔"

(خطباتِ ناصر جلد 10 خطبہ عید الاضحیہ 2/اپریل 1966ء، روزنامہ الفضل ربوہ 4 مئی 1966ء، صفحہ 121-123)

قربانی کا طریق اور اجر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ عید گاہ پر ہی قربانی کیا کرتے تھے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے عید کے روز دو دنبوں کی قربانی کی۔ جب آپؐ نے انہیں ذبح فرمایا تو لٹایا اور اپنے ربّ کے حضور عرض کی: اِنِّیۡ وَجَّہۡتُ وَجۡہِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ۔ (الانعام:80) قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَبِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ۔(الانعام: ۱۶۳-۱۶۴) میں تو یقیناً اپنی توجّہ کو ہمیشہ اس کی طرف مائل رکھتے ہوئے اس کی طرف پھیر چکا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مَرنا سب اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اِسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اوّل المسلمین ہوں۔ اے اللہ! یہ یقیناً تیری طرف سے ہے اور تیرے ہی حضور میں محمدؐ اور اس کی امت کی طرف سے پیش ہے۔ اس کے بعد حضور ﷺ فرماتے بسم اللہ-اللہ اکبر یہ کہہ کر ذبح فرماتے (سنن ابی داؤد کتاب الضحایا باب مایستحب من الضحایا) اب یہ امت محمدیہ کے لئے خوشخبری ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان غرباء کی طرف سے بھی قربانی پیش فرمائی ہے جن کو توفیق نہیں ہے خود قربانی دینے کی اور ہمیشہ ہمیش کے

لئے آنحضرت ﷺ نے اس قربانی میں غرباء کو شامل فرمالیا جو آپؐ اس وقت دے رہے تھے۔ اللّٰھم صلِّ علیٰ مُحَمدٍ و عَلیٰ اٰل مُحَمَّدٍ۔" (خطبات عیدین، خطبہ عیدالاضحیہ 12 فروری 2003ء، صفحہ 707-708)

بعض صورتوں میں دو جماعتوں کی ممانعت

حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات کے ڈائری نویس لکھتے ہیں:

سفر گورداسپور میں نماز کے متعلق ذیل کے مسائل میری موجودگی میں حل ہوئے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت اقدسؑ ابھی وضو فرما رہے تھے اور مولانا محمد احسن صاحب بوجہ علالت طبع نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ ان کا خیال تھا کہ میں معذور ہوں۔ الگ پڑھ لوں، مگر چند ایک احباب ان کے پیچھے مقتدی بن گئے اور جماعت ہوگئی۔ حضرت اقدسؑ کو علم ہوا کہ ایک دفعہ جماعت ہو چکی ہے اور اب دوسری ہونے والی ہے تو آپؐ نے فرمایا: "ایک مقام پر دو جماعتیں ہرگز نہ ہونی چاہئیں۔"

(البدر یکم اگست 1904ء صفحہ 4، فقہ المسیح، نماز با جماعت صفحہ 81)

ہمارا کام ہے کہ ہم اپنے ہر عمل میں تقویٰ کو سامنے رکھیں
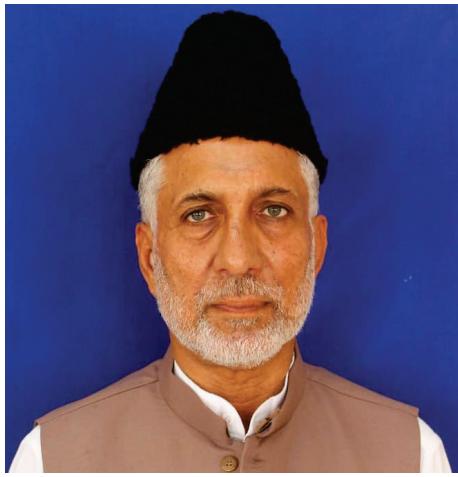
لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآ ؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ (الحج:38)

ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اسی طرح اس نے تمہارے لیے انہیں مسخر کر دیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اس نے تمہیں ہدایت عطا کی اور احسان کرنے والوں کو خوش خبری دے دے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قربانی کے حقیقی تصور کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ اگر تقویٰ نہیں ہے تو صرف تمہارے بڑے اور مہنگے جانوروں کی قربانیاں خدا تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے گوشت اور خون کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ تو ان حاجتوں سے پاک ہے۔ پس ہمیں ان باتوں سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمیں قربانی سے روکا گیا یا مولوی یا حکومتی کارندے ہمارے جانور اٹھا کر لے گئے۔ بعض جگہ تو یہ ذبح کیے ہوئے جانوروں کا گوشت اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ اگر کسی کو موقع مل گیا کہ جانور ذبح کر لیا اور ان کو پتہ لگے تو وہ کہتے ہیں یہ تمہارے لیے حرام ہے، جائز نہیں، اور اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ یہ گوشت ان کے ہاں جا کر حلال ہو جاتا ہے چاہے وہ احمدی نے ذبح کیا ہو۔ بہرحال اگر ہم نے تقویٰ پر چلتے ہوئے اس قربانی کا ارادہ کیا اور قربانی کی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ہاں مقبول ہے اور اگر یہ تقویٰ سے خالی قربانی ہے تو پھر بے فائدہ صرف ایک جانور کا ذبح کرنا ہی ہے۔

پس ہمارا کام ہے کہ ہم اپنے ہر عمل میں تقویٰ کو سامنے رکھیں۔ ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مہدی معہود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے قرآن و سنت کی روشنی میں ہمیں تقویٰ کی حقیقت سمجھائی۔ ہمیں اس بات پر پریشان یا افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمیں قربانی کا موقع نہیں ملا۔ اگر ہم زمانے کے امام کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرتے رہیں گے اور تقویٰ پر قائم رہیں گے تو ہماری قربانیوں کے ارادے جو نیک نیتی سے کیے گئے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں گے، ان شاء اللہ۔ جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ تقویٰ پر قائم رہنے والے ایک شخص کا حج صرف اس کے ارادے کی وجہ سے قبول ہوا اور وہ خرچ اس نے کسی وجہ سے کہیں اور ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے کے لیے کر لیا اور عملاً حج کرنے والوں کے حج کو اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں فرمایا۔ (ماخوذ از تذکرۃ الاولیاء صفحہ 165 ممتاز اکیڈمی اردو بازار لاہور)

(خطبہ عیدالاضحیٰ سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21 جولائی 2021ء)

ہستی باری تعالیٰ

کیا خدا واقعی موجود ہے؟

عبدالسمیع خان

دنیا میں بیشمار لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ کائنات، یہ سلسلہ روز و شب خود بخود چل رہا ہے اس کا کوئی خالق ہے نہ اس کا کوئی مقصد ہے مگر ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس کائنات کا ایک خالق ہے جو تمام قدرتوں کا مالک ہے تمام صفات حسنہ سے متصف ہے۔ اس کے علاوہ سب مخلوق ہے اور اس نے تمام مخلوقات کو خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اس خدا کا اسم ذات مذہب اسلام نے اللہ بیان کیا ہے اس خدا کے وجود پر بیشمار عقلی اور نقلی دلائل موجود ہیں۔

خدا کی ہستی کی سب سے بڑی اور حتمی دلیل اس کا الہام، کلام اور اس کی آواز ہے۔ اگر سینکڑوں عقلی دلیلیں اس بات کی ہوں کہ اس شہر، اس جنگل اور اس صحرا میں کوئی ذی روح موجود نہیں تو بچے کی ایک چیخ، شیر کی ایک دھاڑ اور پرندے کی ایک چہچہاہٹ سب عقلی دلائل پر پانی پھیر دیتی ہے تو خدا تعالیٰ جو ہر زمانے میں، ہر علاقے میں اپنی آواز سے اور اپنے کلام سے اپنے وجود کا ثبوت دیتا رہا ہے اور اب بھی دے رہا ہے تو اس کا انکار کیسے کیا جا سکتا ہے۔

اگر یہ سوال ہو کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ کلام واقعی خدا کا ہے تو خدا کا کلام اس کی عظمت، قدرت اور جلال کی خبر دیتا ہے اس کی غیب کی خبریں اس کے تمام زمانوں پر حاوی ہونے کی اطلاع دیتی ہیں آیئے اس سلسلہ میں 10 بڑی اور عظیم الشان پیشگوئیوں کا جائزہ لیں۔

1۔ تورات آج سے 3500 سال قبل لکھی گئی اور اس میں مدتوں پہلے خدا کی طرف سے حضرت ابراہیمؑ کو ان کے دونوں بیٹوں اسماعیل اور اسحاق اور ان کی اولاد کی جسمانی اور روحانی ترقی کے متعلق دی گئی خبریں موجود ہیں پیشگوئی تو اس سے بھی 300 سال پہلے کی ہے (ملاحظہ ہو پیدائش باب 21، 17، 13، 12)

2۔ موسیٰ کو خدا نے بنی اسرائیل کے بھائیوں میں موسیٰ جیسا نبی برپا ہونے کی خبر دی جو 10 ہزار قدوسیوں کے ساتھ آئے گا (استثناء باب 33، 18) رسول کریم ﷺ اس کے مصداق ہیں

3۔ بعد کے انبیاء یسعیاہ (700 ق م)، حبقوق (626 ق م) اور سلیمان اور دانیال نے بھی اشاروں اور استعاروں میں رسول کریم ﷺ کے متعلق پیشگوئیاں کیں (یسعیاہ باب 21۔ حبقوق باب 3۔ غزل الغزلات باب 5۔ دانیال باب 2)

4۔ مسیح نے بھی کامل شریعت لانے والے کی خبر دی اور اس کی آمد کو خدا کے آنے سے تعبیر کیا (متی باب 21۔ مندرجہ بالا پیشگوئیوں کی تفصیل کے لئے دیکھئے دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت مصلح موعودؓ)

5۔ حضرت مسیحؑ نے اپنی آمد ثانی کی خبریں بھی دی ہیں جس میں قوموں کی لڑائی اور بیماریوں اور سورج اور ستاروں میں خاص نشان کے ظہور کی پیشگوئیاں بھی ہیں اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ اور وجود میں پوری ہو چکی ہیں۔

6۔ قرآن و حدیث میں سینکڑوں پیشگوئیاں ہیں جن کا دائرہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے جن کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ساتھ بھی ہے آپؐ کے بعد خلافت راشدہ اور امت کی ترقی پھر تنزل کے ساتھ ہے۔ نہایت بے بسی کے ایام میں آپؐ نے مکہ کی فتح نیز روم، ایران، شام، مصر اور قسطنطنیہ کی فتح کی خبر دی۔ مکی زندگی میں روم اور ایران کے مابین جنگ میں رومیوں کی شکست کے بعد جلد ان کی فتح کی خبر دی۔ ان میں سے ہر ایک غیر معمولی رنگ میں خدا کی ہستی کی دلیل ہے آپؐ اور آپؐ کی قوم کا بیشتر حصہ ان پڑھ تھا مگر انتہائی نامساعد حالات میں آپؐ نے قرآن کریم کے جمع ہونے، مکمل ہونے، کتاب بننے، اس کے سب سے زیادہ پڑھے جانے اور اس کے بیان اور وضاحت اور حفاظت کی پیشگوئی کی اور آج قرآن خدا کی ہستی کا گواہ بن کر کھڑا ہے۔

7۔ قرآن و حدیث میں آخری زمانہ میں سائنسی ترقیات اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی خبر دی گئی ہے اور نزول مسیح و مہدی کا ذکر ہے اس کے لئے متعدد نشانات کا ذکر ہے جیسے کسوف وخسوف۔ اس کی پیشگوئی عہد نامہ قدیم و جدید، قرآن و حدیث بزرگان امت مسلمہ اور ہندو اور سکھ مت میں بھی پائی جاتی ہے (ملاحظہ ہو۔ الفضل انٹر نیشنل 22 مئی 2021ء۔ الفضل ربوہ 19 مارچ 2004ء) یہ سب باتیں جو کم از کم 1400 سال پہلے خدا سے منسوب کر کے بیان کی گئیں اور لکھی گئیں اور پوری ہو گئیں کیا اس علام الغیوب خدا کی خبر نہیں دیتیں جو زمین و زمان پر حاوی ہے۔

8۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعودؑ نے خدا سے خبر پا کر بے شمار تبشیری اور انذاری پیشگوئیاں کی ہیں تبشیری خبروں میں آپ کی ذات، اولاد، دوست، جماعت کی وسعت و قبولیت عامہ کے ہزاروں نشان ہیں۔ ان میں خصوصیت سے نظام خلافت اور نظام وصیت کا قیام، تبلیغ کا زمین کے کناروں تک پہنچنا، اور ہر قوم میں احمدیت کے نفوذ کی پیشگوئیاں شامل ہیں۔

☆ انذاری پیشگوئیوں میں طاعون کے آنے اور احمدیوں کی حفاظت کی پیشگوئی، لیکھرام، ڈوئی، اور متعدد مخالفین کی مباہلہ کے نتیجہ میں ہلاکت کی پیشگوئیاں شامل ہیں۔ غیر معمولی زلازل، عالمی جنگوں نیز زار روس، کسریٰ ایران، نادر شاہ حاکم افغانستان، جاپان اور کوریا کے متعلق حیرت انگیز پیشگوئیاں موجود ہیں۔

9۔ قرآن و حدیث اور عہد نامہ قدیم و جدید میں آخری زمانہ میں دجال اور یاجوج ماجوج کے ظہور کی خبر بھی دی گئی ہے۔ دجال سے مراد مغربی عیسائی اقوام کا مذہبی فتنہ ہے جس میں انسان کو خدا بنا کر نوع انسانی کی اکثریت کو گمراہ کیا گیا ہے۔ اور یاجوج ماجوج سے مراد انہی قوموں کی آگ سے کام لے کر وہ سائنسی ترقیات ہیں جن کی مدد سے وہ ستاروں پر کمندیں ڈال رہی ہیں۔ سمندر کی تہوں میں اتر چکی ہیں۔ اور زمین کو گہرائیوں تک کھنگال ڈالا ہے۔ زمین کے خزانے باہر نکال دیے ہیں۔ سورج سے اس کی روشنی کھینچ لی ہے۔ اور جیمز ویب نامی دوربین زمین سے دس لاکھ میل دور سورج کی تحقیق کے لئے خلاؤں میں بھیج دی ہے۔ وہ قرآن و حدیث کی پیشگوئیوں کے مطابق مُردوں کو زندگی دے رہی ہیں اور بارش برسانے پر قادر ہیں (الفضل 18 مارچ 2005ء)۔

10۔ انجیل، قرآن شریف، حدیث اور امت مسلمہ کے بزرگوں کے کلام میں امام مہدی کے زمانہ میں ایک ایسے مواصلاتی نظام کی خبریں بھی ہیں جس کے ذریعہ امام مہدی کو تمام دنیا کے لوگ سن اور دیکھ سکیں گے اور سب لوگ اپنی اپنی زبان میں اس کا کلام سنیں گے یہ پیشگوئیاں مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کی صورت میں پوری ہو چکی ہیں۔ (الفضل انٹر نیشنل 24 مئی 2019ء)۔

آخری زمانہ کے متعلق قرآن و حدیث کی پیشگوئیوں اور مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے بارہ میں تفصیل کے لئے دیکھیں حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب دعوت الامیر۔ (انوار العلوم جلد 7)

یہ ہزاروں پیشگوئیوں میں سے چند نمائندہ پیشگوئیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کسی عالم الغیب ہستی کے وجود پر دلالت کر رہی ہے۔ اور اس زمانہ میں تو نہایت کثرت کے ساتھ ان پیشگوئیوں کا ظہور ہو رہا ہے کیونکہ انسان نے خدا کو بھول جانا تھا۔ کس نے ہندوستان کے ایک اجڑے ہوئے اور گمنام قصبے قادیان کے مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو 1898ء میں یہ خبر دی کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ کس نے اسے یہ خواب دکھایا کہ وہ لندن میں ایک منبر پر کھڑا ہو کر انگریزی میں ایک مدلل تقریر کر رہا ہے۔ کس نے اسے پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں رونما ہونے والی واقعات کی خبر دی۔ اگر سائنس یہ کر سکتی ہے تو آج تمام دنیا کے سائنس دانوں اور سیاست دانوں کو یہ چیلنج ہے کہ اس طرح کی پیشگوئیاں کریں اور پھر انہیں پورا بھی کر دکھائیں۔ یہ صرف اور صرف اس عالم الغیب کی طاقت کے مظاہرے ہیں جو ماضی و مستقبل پر یکساں نظر بھی رکھتا ہے اور دنیا کو بدلنے پر بھی قادر ہے۔

☆ بے شک خدا جس سے چاہے کلام کرے مگر خدا نے جن وجودوں کو خاص طور پر اپنی ذات کی اطلاع اور اپنے احکام سے مطلع کرنے کے لئے منتخب کیا وہ سب اپنے وقت کے بہترین کردار کے لوگ تھے۔ صادق اور امانت دار۔ ان کو اکثر نے قبول نہیں کیا مگر دعویٰ سے پہلے کی زندگی پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکے۔ ان سب کی نمائندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (سورۃ یونس:17)۔

☆ خدا کی ہستی اور توحید کے یہ سب علمبر دار نہایت کمزور اور بے بس تھے کوئی دولت اور جتھہ ان کے پاس نہیں تھا مگر خدا کی ذات نے ان سے وعدہ کیا کہ انہیں کامیاب کرے گا اور ان کے دشمن تمام طاقتوں کے باوجود ناکام ہوں گے اور ہر مامور کے وقت میں یہی کہانی دہرائی گئی دنیا کی معلوم تاریخ کے مطابق خدا کے نام لیوا ہمیشہ کامیاب ہوئے اور ان کے دشمن مٹا دیئے گئے۔ نوحؑ کی قوم پانی میں غرق ہوئی۔ ابراھیمؑ کو خدا نے آگ سے بچالیا۔ موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کی کمزوری سے کون واقف نہیں مگر فرعون سمندر میں غرق ہو گیا اور موسیٰؑ نے فتح پائی۔ خدائے واحد کا عظیم ترین نمائندہ محمد ﷺ سب سے کمزور تھا۔ والد اس کی پیدائش سے پہلے فوت ہو گئے والدہ نے جی بھر کے دیکھا بھی نہ تھا کہ چل بسیں دادا کا سہارا بھی اٹھ گیا چچا دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے کوئی تعلیم نہ تھی کوئی جائیداد اور وراثت نہ تھی مخالفین چاروں طرف

سے ٹوٹ پڑے قاتلانہ حملے کئے زخموں سے چور کر دیا جنگیں مسلط کیں وفادار ساتھیوں کو شہید کر دیا مگر بالآخر اسی کا بول بالا ہوُا اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ یہ سب میرے منصوبہ سے نہیں خدا کی طاقت سے ہوُا۔ کیا ہزاروں ملہموں کی یہ غیر متوقع اور لرزہ خیز کامیابیاں خدا کی ہستی کا اعلان نہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں بے شمار فاتحین گزرے ہیں مگر نبیوں کے ساتھ ان کا خاص امتیاز ہے فاتحین عالم اپنی قوم کی عظمت کا نعرہ بلند کر کے اٹھے قوم ان کا ساتھ دینے کو تیار تھی اور زمانے کی رَو بھی یہی تقاضا کر رہی تھی مگر نبیوں نے ہمیشہ زمانے کی رَو کے خلاف آواز بلند کی اپنی قوم کی اصلاح کا نعرہ لگایا اور مدتوں سخت دکھ جھیلے اور اخلاقی بنیادوں پر اپنی فتوحات استوار کیں۔

☆ تاریخ عالم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تمام بانیان مذاہب نیک اور راستباز اور اچھی شہرت کے حامل تھے لیکن دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے قریباً کورے تھے۔ لیکن جو تعلیم انہوں نے مختلف شعبوں میں انسان کی ہدایت کے لئے دی خواہ وہ باہمی تعلقات کا قانون ہو یا جنگی قوانین ہوں یا اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے ساتھ تعلقات کے سلسلہ میں ہوں سب تعلیمات اپنے زمانہ کے لئے نہایت ہی اعلیٰ اور مناسب حال تھیں اور ان کی قوموں نے اس راہ عمل پر چل کر صدیوں تک تہذیب اور شائستگی میں دنیا کی راہنمائی کی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک جھوٹا جو دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے نا قابل ذکر ہے وہ اچانک ایسی قدرت حاصل کر لے کہ اس کی تعلیم دنیا پر چھا جائے۔ اس پر عمل کرنے والے اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی حاصل کر لیں ایسا صرف خدا کی مدد اور تائید سے ہو سکتا ہے۔ اور یہی خدا کی ہستی کی بہت بڑی دلیل ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے سب راست باز مامور دنیا کے مختلف خطوں اور مختلف زمانوں میں آئے مگر یہ حیرت انگیز بات ہے کہ سب کی بنیادی تعلیم ایک ہی تھی۔ تفصیلات میں فرق ہونا تو زمانے اور حالات کا تقاضا ہے لیکن سب سچوں کا ایک ہی خدا پر متفق ہونا اور سب بنیادی مسائل اور تعلیم کی یکسانیت کیا ایک خدا کی ہستی پر دالّ نہیں۔ ایسے لوگ جن کا آپس میں ملنا کبھی تصور میں نہیں آسکتا وہ خدا کے نام پر ایک ہی تعلیم ایک ہی قسم کے اخلاق دکھاتے ہیں، ایک ہی طرح دشمن کی شرارتوں کا شکار ہوتے ہیں۔ اور ایک ہی قسم کی کامیابی پاتے ہیں۔

☆ خدا کی ہستی کی ایک بہت اہم دلیل قبولیت دعا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ نہ صرف موجود ہے بلکہ دعاؤں کو سنتا ہے، ان کو قبول کرتا ہے اور حسب مصلحت اس کا جواب بھی دیتا ہے خواہ وہ لفظوں میں ہوں، خواہ وہ استعاروں میں ہوں خواہ وہ خوابوں یا رؤیا کی شکل میں ہوں۔ قبولیت دعا کے انعام میں سب نوع انسان برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صرف مضطر کی شرط لگائی ہے۔ یعنی جب بھی کوئی شخص دنیا کے دوسرے تمام رشتوں سے قطع تعلق کر کے خدا کو دل میں یا بلند آواز سے پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بات سنتا ہے اور اس کو مشکل سے نجات دیتا ہے۔ اور جتنا جتنا کوئی انسان خدا سے محبت اور تعلق میں بڑھتا ہے اس کی قبولیت دعا کی شرح بڑھتی چلی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسے ایسے غیر معمولی معجزات اور نشانات دکھاتا ہے کہ دنیا دنگ رہ جاتی ہے۔ اس قبولیت دعا کا تجربہ وہ دہریہ بھی کرتے ہیں جو سمندر کی سطحوں پر ڈوبنے کے خوف سے خدا کو پکارتے ہیں اور ہواؤں میں اڑنے والے وہ لوگ بھی جو موت کے خوف سے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ وہ مریض بھی جو نا قابل علاج بیماریوں کا شکار ہو کر محض اسی کو آواز دیتے ہیں۔ وہ بھوکے، پیاسے، ننگے، بے اولاد، دشمن کے ستائے ہوئے اور ہر خوشی سے بے نصیب جو صرف اور صرف اس کے در پر سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ وہ قیدی جو کال کوٹھڑی میں پڑے ہوتے ہیں اور نجات کا کوئی سامان نہیں رکھتے۔ وہ اندھے، وہ گونگے اور بہرے جن کی کوئی نہیں سنتا اور جو کسی کو سنا نہیں سکتے۔ جو کسی کو دیکھتے نہیں اور کوئی انہیں دیکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ خدا ان کی مرادیں بھی پوری کرتا ہے۔ بشرطیکہ وہ سچے دل سے مضطر ہو کر خدا کو پکارے۔

☆ چونکہ خدا کے سب سے زیادہ پیارے اس کے انبیاء ہوتے ہیں اس لئے قبولیت دعا کے سب سے زیادہ نظارے انبیاء کے وجود میں نظر آتے ہیں اس حوالے سے 10 ایسی دعاؤں کا ذکر کیا جاتا ہے جو تاریخی طور پر مسلمہ ہیں اور وسیع اثرات رکھتی ہیں۔

1۔ حضرت موسیٰؑ کی دعا سے قوم فرعون پر آنے والے عذابوں کا ٹلنا اور فرعونیوں کا توبہ نہ کرنے پر ان کا پھر لوٹ آنا اور بالآخر فرعونیوں کی غرقابی۔

2۔ حضرت عیسیٰؑ کی دعا سے ان کی صلیب سے نجات اور لمبی عمر پا کر کشمیر میں وفات، ان کے حواریوں کو مائدہ یعنی دنیاوی رزق کثرت سے نصیب ہونا۔

3۔ رسول کریم ﷺ کی دعا سے بارش کا اچانک آنا اور ایک ہفتہ بعد دعا سے رک جانا۔ مدینہ کی بیماریوں کا ختم ہونا اور اس کا مرجع خلائق بن جانا جیسا کہ ابراہیمؑ کی دعا بھی تھی۔

4۔ رسول اللہ ﷺ کی دعا سے صحابہ کی بیماریوں سے شفا، عمر میں اضافہ، اور فتوحات کی خبریں۔

5۔ رسول اللہ ﷺ کی دعا سے دشمن سرداران قریش کا مارا جانا اور کئی کا ایمان لے آنا۔

6۔ کسریٰ ایران کا رسول اللہ ﷺ کی دعا سے قتل ہونا اور حکومت کا پارہ پارہ ہونا۔

(رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کے لئے دیکھئے رسول اللہ ﷺ کی مقبول دعائیں از حافظ مظفر احمد)

7۔ حضرت مسیح موعودؑ کی دعا سے آپ کے صحابہؓ کی شفا کے غیر معمولی واقعات، عمر کا بڑھ جانا اور اولاد عطا ہونا۔ حضورؑ کی دعا سے غیر معمولی قابلیت اور صلاحیت رکھنے والے بیٹے مصلح موعودؓ کی پیدائش جس کا ذکر قدیم صحیفوں اور حدیث میں بھی کیا گیا ہے۔(سوانح فضل عمر جلد 1)

8۔ قبولیت دعا کے متعلق تمام مخالفین کو چیلنج اور غالب آنے کی پیشگوئی نیز قرآن کریم کی تفسیر، علم عربی، اور علم غیب اور بیماروں کی شفا کے بارہ میں علمائے عرب و عجم کو کھلا چیلنج۔(تفصیل کے لئے مسیح موعودؑ کے انعامی چیلنج از مبشر احمد خالد)

9۔ حضور کی دعا سے مخالفین کی ہلاکت خصوصاً لیکھرام، ڈاکٹر ڈوئی اور سعد اللہ لدھیانوی کا ابتر ہو کر مرنا۔(دعوۃ الامیر)

10۔ خلفائے احمدیت کی قبولیت دعا کے واقعات جو آج بھی جاری ہیں خصوصاً ابتلاؤں کے ایام میں فتح کی بشارتیں۔

یہ وہ دعائیں ہیں جن کا اثر ہزاروں انسانوں اور سینکڑوں علاقوں پر پھیلا ہوا ہے جن کے گواہ بیسیوں سچے لوگ ہیں یہ سب دعائیں خدا کی ہستی کے انمٹ ثبوت مہیا کرتی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک بہت بڑا ثبوت اس کی مخلوق کے درمیان نظم و ضبط اور اعلیٰ درجہ کا توازن ہے۔ مان لیا کہ سورج، چاند، ستارے خود بخود پیدا ہو گئے۔ لیکن یہ کیسے ہوا کہ تمام سیارے جن کے گرد ان کے اپنے کئی کئی چاند بھی گھوم رہے ہیں وہ سارے کے سارے سورج کے گرد لاکھوں سالوں سے اس طرح گردش کر رہے ہیں کہ کبھی کسی ٹکراؤ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ جس دن ایسا ہو جائے گا، کائنات ریزہ ریزہ ہو جائے گی۔ 100 ارب گلیکسیز ہیں اور ہر گلیکسی میں 100 کھرب ستارے ہیں ہمارا سورج اپنے نظام شمسی سمیت نامعلوم منزلوں کی طرف رواں دواں ہے اور کائنات مسلسل پھیل رہی ہے۔

زمین سے سورج اور چاند مختلف فاصلوں پر ہیں اور مختلف حجم رکھتے ہیں لیکن زمین سے دونوں کا سائز ایک ہی نظر آتا ہے۔ سورج کی وجہ سے چاند روزانہ ایک نئی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور 29، 30 دن کے بعد وہ سابقہ کیفیت پر لوٹ آتا ہے۔ زمین اپنے محور پر 23 درجہ جھکی ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے موسم بدلتے ہیں۔ اور اسی سے وہ تمام پھل اور سبزیاں اور درخت اور رونقیں پیدا ہوتی ہیں جن کا انسان متلاشی ہے۔ اگر سورج اپنے مدار سے چند میٹر اندر یا باہر ہو جائے تو یہ زمین انتہائی گرم یا سرد ہو جائے۔ اور زندگی کی صف لاکھوں سال پہلے لپیٹ دی جاتی۔ کیا یہ سب اجرام فلکی، اور اجسام ارضی و سماوی اس بات کی شہادت نہیں دیتے کہ ان آسمانوں اور زمینوں اور موسموں کو کنٹرول کرنے والا کوئی ایک طاقتور وجود ہے جو ان سب کو مقررہ راستوں پر چلا رہا ہے۔ کسی کو کسی دوسرے کے قریب نہیں پھٹکنے دیتا اور نئے سے نئی کہکشائیں پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔ ان کے درمیان کوئی ٹکراؤ، کوئی فطور نہیں۔ اور انسان جتنا جتنا دوربین بنا کر ان کو دیکھنے پر قادر ہو رہا ہے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں۔ اپنی کم مائیگی اور کسی خالق کی عظمت کا احساس اس پر چھانے لگتا ہے۔

یہی توازن انسانی جسم کے اندر بھی ہے۔ ایک وقت تک انسان کے اعضاء حسب ضرورت بڑے ہوتے رہتے ہیں اور پھر مقررہ وقت پر رک جاتے ہیں۔ کیا کسی اندھے ارتقاء میں یہ سب ممکن ہے۔ انسان کے دانت اگر مسلسل بڑھتے رہیں تو جبڑے پھاڑ کر انسان کو خوبصورتی سے ہی نہیں، لذت کام و دہن سے بھی محروم کر دیں گے۔ پس کوئی وجود ہے جس نے انسان کے ڈی این اے میں یہ سب کچھ ودیعت کر رکھا ہے۔ سائنس دراصل اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور اس کے اصولوں کو دریافت کرنے کا نام ہے۔ انسان نے معلوم تاریخ میں کچھ باتیں دریافت کر لی ہیں لیکن ابھی کروڑہا کروڑ خصائص دریافت کرنے باقی ہیں۔ شاید انسان تمام ہو جائے اور یہ سارے راز نہ کھل سکیں کیونکہ اس کائنات کے ہر ذرہ میں اسی ابدی اور ازلی خالق کا جلوہ نظر آتا ہے۔ انسان کی تحقیق تو ابھی مچھر پر بھی مکمل نہیں ہوئی کجا یہ کہ وہ خدا کی تمام صفات کے راز جاننے کا دعویٰ کرلے۔

اسلام نے جو سچا خدا پیش کیا ہے اس کا ذاتی نام اللہ ہے وہ تمام صفات حسنہ سے متصف ہے کوئی چیز اس کی مانند نہیں اس لئے اس کی مثال کسی چیز سے نہیں دی جا سکتی وہ عقل اور سائنس سے بالاتر ہے فلسفہ اور منطق سے اسے تلاش نہیں کیا جا سکتا اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا کی ہستی پر بیسیوں عقلی دلائل بھی موجود ہیں مگر ان سب کی انتہا یہ ہے کہ خدا ہونا چاہئے اور اس کو مرتبہ یقین تک پہنچانے والا صرف خدا کا الہام اور کلام اور اس کی قدرت اور جلال و جمال کے خارق عادت نظارے ہیں جو خاص طور پر اس کے پاک بندوں پر ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

”آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے۔ اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اِس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں؟ کہ اس بات کو پرکھے۔ پھر اگر حق کو پاوے تو قبول کر لیوے ...دیکھو میں تمہیں کہتا ہوں کہ چالیس دن نہیں گذریں گے کہ وہ بعض آسمانی نشانوں سے تمہیں شرمندہ کرے گا...اگر تمہیں شک ہو تو آؤ چند روز میری صحبت میں رہو اور اگر خدا کے نشان نہ دیکھو تو مجھے پکڑو۔ اور جس طرح چاہو تکذیب سے پیش آؤ۔“(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11، صفحہ 346-347)

فلسفۂ حج

فِيهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (اٰل عمران:۹۸)

اس میں کئی روشن نشانات ہیں (وہ) ابراہیم کی قیام گاہ ہے اور جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آجاتا ہے۔
اور اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں (یعنی) جو (بھی) اس تک جانے کی توفیق پائے
اور جو انکار کرے تو (وہ یاد رکھے کہ) اللہ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

حج ایک عاشقانہ عبادت ہے جب ایک شخص کسی سے محبت کرتا ہے اور اُس کا عاشق ہے تو وہ اپنے محبوب اور معشوق کو راضی اور خوش کرنے کے لئے مختلف جتن کرتا ہے۔ اپنا حال بے حال کرلیتا ہے۔ دیوانوں کی طرح پھرتا ہے محبوب کے گھر کے ارد گرد چکر لگاتا ہے۔ اُس سے تعلق رکھنے والی چیزوں سے پیار کرتا ہے انہیں چومنے لگتا ہے اور یہ سارے والہانہ انداز اس لئے اختیار کرتا ہے تا کہ اُس کا محبوب کسی طرح اُس پر خوش ہو جائے۔ پیار کی نظر سے اُسے دیکھے ملاپ اور وصال کی کوئی صورت نکل آئے۔ ایک مؤمن کا چونکہ حقیقی محبوب اس کا اللہ ہے اس لئے اس کے جذبۂ محبت کی تسکین کے لئے پیار اور اُس کے اظہار کے لئے کچھ نمونے حج کی عبادت میں رکھے ہیں۔ وہ اَن سلی دو چادریں پہنتا ہے۔ سر سے ننگا ہوتا ہے۔ پاؤں میں چپل ہوتے ہیں۔ بال بکھرے بکھرے سے رہتے ہیں کیونکہ کنگھی کرنے کی اجازت نہیں " لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ" میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں۔ کہتا ہوا اللہ کے گھر کا رُخ کرتا ہے حجر اسود کو چومتا ہے۔ بیت اللہ کے ارد گرد گھومتا اور چکر لگاتا ہے۔ یہ سب کچھ اظہار محبت کے والہانہ انداز ہیں۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حج کی اس حکمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"محبت کے عالم میں انسانی رُوح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اُس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبّانِ صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور حجر اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولۂ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گرد گھومتے ہیں۔ ایسی صورتیں بنا کر گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دُور کر دیتے ہیں۔ سر منڈوا دیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں۔ اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے۔ اور جسم اس کے گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگِ آستانہ کو چومتا ہے اور رُوح اس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے اور اس کے روحانی آستانہ کو چومتی ہے اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں۔ ایک دوست ایک دوست جانی کا خط پا کر بھی اس کو چُومتا ہے۔ کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے وبس۔ جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر وہ سجدہ زمین کے لئے نہیں ایسا ہی ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کے لئے نہیں۔ پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان مگر اس محبوب کے ہاتھ کا

ہے جس نے اس کو اپنے آستانہ کانمونہ ٹھہرایا۔" (چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 100)

2۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ایک ویرانہ میں آبادی کی بنیاد رکھی وہاں اپنی بیوی ہاجرہؑ اور اپنے بیٹے اسمٰعیلؑ کو بسایا۔ اس وقت وہاں نہ پانی تھا اور نہ کسی انسان کا گزر۔ اس بے نظیر قربانی کا مقصد یہ تھا کہ یہ جگہ آئندہ عالم گیر ہدایت کا مرکز بنے۔ اسمٰعیل علیہ السلام کی یہاں بسنے والی نسل سے وہ عظیم الشان نبی (ﷺ) مبعوث ہو جو وجہِ تخلیق عالم ہے جو رحمۃ للعالمینؐ ہے۔ جس کی لائی ہوئی تعلیم ساری دنیا کے لئے اور سارے زمانوں کے لئے ہوگی۔ پھر باوجود ظاہر سازو سامان نہ ہونے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مولا سے جیسی توقع کی تھی ویسا ہی ظہور میں آیا۔ خدا نے وہاں غیر معمولی حالات میں پانی مہیا کیا۔ یہ جگہ آہستہ آہستہ آباد ہوئی اور بکّہ یا مکّہ کہلائی۔ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی خاطر بنائے گئے پہلے مکان کے نامعلوم زمانوں سے مٹے ہوئے آثار کو تلاش کیا اور اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر اس مکان کو دوبارہ تعمیر کیا اور اسے "مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ" بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر دعائیں مانگیں۔

یہی وہ پہلا گھر ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے تعمیر کیا گیا تھا۔ اسی کا نام بیت اللہ، بیت العتیق، بیت المعمور اور کعبہ ہے۔ تمام دنیا کے مسلمان اس کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ غرض یہ گھر یہ شہر اور اس کے گرد کے مقامات ایسی جگہیں ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے سینکڑوں عظیم الشان نشان ظاہر ہوئے۔ جہاں کا چپہ چپہ یہ گواہی دے رہا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں دیتے ہیں اللہ ان کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ ان شعائر اللہ کی یاد تازہ کرنے اور یقین حاصل کرنے کے لئے کہ وہ سچے وعدوں والا ہے مسلمانوں کو حکم ہوُا کہ وہ کعبہ اور دوسرے شعائر اللہ کی زیارت کریں اور دیکھیں کہ خدا نے جو کچھ کہا تھا وہ کیسے اور کتنے شاندار انداز میں پورا ہوُا۔

3۔ ہر قوم و ملت کا ایک مرکز اتحاد ہوتا ہے جہاں اس قوم کے افراد جمع ہو کر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اپنے تمدن اور اپنی ثقافت کے اجتماعی آثار دیکھتے ہیں۔ افراد ملّت باہمی تعارف حاصل کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی مشکلات کو سمجھتے اور انہیں دور کرنے اور مقاصد کے حصول کے لئے متحدہ کوشش کرنے کی تدبیریں کرتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ

(الحج:35)

ہر قوم کے لئے ہم نے ایک مرکز بنایا ہے۔ جہاں عقیدت کے جذبات کے ساتھ اپنے اللہ کو یاد کرنے کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں۔

اسی تصور کے لئے حج کی عبادت کو نمونہ کا رنگ دیا گیا ہے تا کہ حج کے لئے جمع ہونے والے مسلمان اکٹھے مل کر اپنے مالک و خالق کے حسن کے گیت گائیں۔ اُس کے فضلوں کا شکریہ ادا کریں مشکلات دُور کرنے کے لئے اس کے حضور عاجزانہ دعائیں مانگیں۔ دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے مسلمان ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں۔ اجتماعی ثقافت کی بنیادیں استوار کریں۔ باہمی مشورہ اور اجتماعی جدو جہد کے مواقع پیدا کریں۔ یہ سب اور کئی اور فوائد حج کی حکمت کا حصّہ ہیں۔

(فقہ احمدیہ۔ حصہ عبادات اشاعت مئی 2004ء زیر اہتمام نظارت نشرواشاعت قادیان صفحہ 317-320)

(مرسلہ: صفیہ سامی)

تکبیراتِ عیدین

دونوں عیدوں کی نماز ایک جیسی ہے فرق صرف یہ ہے کہ بڑی عید کی نماز کے ختم ہونے کے بعد امام اور مقتدی کم از کم تین بار بلند آواز سے تکبیرات کہیں۔ اسی طرح نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک باجماعت فرض نماز کے بعد بآواز بلند یہی تکبیرات کہی جائیں۔ یہ تکبیرات مندرجہ ذیل ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔
وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

یعنی اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اس کے سوا اَور کوئی معبود نہیں۔

اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی سب تعریفیں ہیں۔

(فقہ احمدیہ، اشاعت مئی 2004ء زیر اہتمام نظارت نشرواشاعت قادیان صفحہ 179)

ایک اصول سب کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بارے میں ایک ایمان افروز واقعہ

ڈاکٹر محمود احمد ناگی، کولمبس اوہائیو

میرے والد میاں محمد یحیٰی آف نیلا گنبد لاہور ابن حاجی میاں محمد موسیٰ صحابی حضرت مسیح موعودؑ بیان کرتے ہیں:

میری جوانی کے دنوں میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (جو بعد میں خلیفۃ المسیح الثالث بنے) صدر مجلس خدّام الاحمدیہ تھے۔ آپ اس عہدے پر 1939ء تا 1949ء یعنی دس سال سے زائد عرصہ متمکن رہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات ہندوپاک کی تقسیم سے پہلے قادیان اور بعد میں ربوہ میں منعقد ہوتے تھے۔ بڑی عمر کے لوگوں کو یاد ہو گا کہ ان اجتماعات میں دینی تقاریر کے علاوہ ورزشی مقابلہ جات بھی ہوتے تھے۔ اجتماع کا دورانیہ تین دن ہوتا تھا جس میں تمام شاملین خدام اجتماع کی جگہ پر ہی قیام کرتے تھے۔ مکرم والد صاحب نے مجھے بتایا کہ وہ اجتماعات میں شامل ہونے کے لئے ہر سال لاہور سے قادیان جایا کرتے تھے۔ یہ 1945ء کی بات ہے کہ میری والدہ اور خاکسار محمود احمد ناگی بھی ساتھ قادیان گئے تھے۔ اس وقت میں تقریباً ایک سال کا نومولود بچہ تھا۔ شاملین اجتماع اپنے ساتھ موسم کی مناسبت سے بستر بھی لے کر جاتے تھے۔ خدّام رات کو آرام کے لئے پنڈال میں خود خیمے نصب کرتے۔ خدام اپنے ساتھ بھنے ہوئے چنے اور گڑ بھی ایک تھیلے میں لے جاتے تھے۔ والد صاحب نے بتایا کہ جب وہ قادیان پہنچے تو سیدھا اجتماع کے پنڈال میں چلے گئے۔ آپ پان کھایا کرتے تھے۔ انہوں نے چاہا کہ سامان رکھنے کے بعد بازار جا کر تین دن کے لئے پان خرید لائیں۔ جونہی وہ بازار جانے کے لئے بیرونی دروازے پر گئے تو ڈیوٹی والے خدّام نے انہیں باہر جانے سے روک دیا اور کہا کہ صدر مجلس کا حکم ہے کہ جو خادم اجتماع میں آجائے وہ تین دن سے پہلے باہر نہیں جاسکتا۔ والد صاحب نے اصرار کیا کہ وہ اجتماع کے لئے ہی آئے ہیں لیکن اس وقت باہر بازار سے صرف پان خرید کر واپس آجائیں گے۔ ڈیوٹی والے خدام سے اجازت نہ مل سکی۔ انہوں نے مناسب جانا کہ صدر مجلس سے ملاقات کر کے اجازت لے لیتے ہیں۔ آپ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے پاس گئے اور اپنی مجبوری بتائی۔ صدر مجلس نے فرمایا کہ قانون سب کے لئے یکساں ہے۔ میں بھی بحیثیت صدر مجلس پنڈال سے تین دن تک باہر نہیں جاسکتا۔ قصہ مختصر والد صاحب کو پنڈال سے باہر جانے کی اجازت نہ ملی۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی پان کھایا کرتے تھے۔ انہوں نے ابّا جان کو کہا کہ ان کے پاس کچھ پان ہیں جب بھی ضرورت محسوس کریں آ کر لے لیں۔ ابّا جان تین دن تک پنڈال سے باہر نہ گئے۔ اطاعت اور قانون کی پاسداری کی۔ آپ کو پان چبانے کی جب بھی چاہت محسوس ہوئی وہ صدر مجلس سے پان لے آتے۔ وہ بتاتے ہیں کہ صاحبزادہ صاحب پان کی تھیلی مجھے پکڑا دیتے اور وہ اس میں سے پان لے لیتے۔ صدر مجلس کا تین دن کا ذخیرہ دوسرے روز ہی ختم ہو گیا۔ اس کے بعد صدر مجلس نے اور نہ ہی آپ نے اجتماع کے اختتام تک کوئی پان کھایا۔

جن قوموں نے دنیا میں انقلاب برپا کرنا ہوتا ہے وہ چھوٹوں اور بڑوں کے لئے ایک ہی قانون بناتی ہیں اور اس پر عمل کرتی ہیں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر اس اصول پر شروع سے لے کر اب تک کاربند ہے۔ الحمدللہ۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا

عَلَيكَ السمعَ والطاعةَ فِي عُسرِكَ و يُسرِكَ و مَنشَطِكَ و مَكرِهِكَ واثرةٍ عليكَ۔

(مسلم کتاب الامارۃ)

”تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک، غرض ہر حالت میں تیرے لیے حاکم وقت کے حکم کو سننا (قانونی قواعد کے تابع رہ کر) اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے“

اے ماں!

بیاد پیاری امی جان سعیدہ بیگم صاحبہ (1928ء تا 2018ء)

شمیم بشریٰ، آسٹن ٹیکساس

ہم خدا کی کس کس نعمت کو ٹھکرا سکتے ہیں، ماں اسی پیدا کرنے والے کا بے مول خزانہ ہے، بظاہر تو ہم اس سے محروم ہو چکے ہیں لیکن ان کی دعائیں قدم قدم ہمارے ساتھ ہیں۔ اس وجود کا ذکر کس دل سے کریں جو اب ہمارے ساتھ نہیں، جب تک موجود تھیں ہم کسی لمحہ بھی یہ نہ سوچ سکتے تھے کہ ہم کبھی اس دولت سے محروم ہو جائیں گے ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اسی کی رضا پہ ہم نے ہر آن راضی رہنا ہے۔

امی جان سعیدہ بیگم قصبہ سنور میں پیدا ہوئیں، ہمارے نانا مکرم چودھری ظہورالدین اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ بڑوں سے سنا ہے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ سنور تشریف لائے تو ہمارے نانا جان کو ان کا دیدار نصیب ہؤا، لیکن اس کی تصدیق نہ ہو سکی ورنہ صحابی کا درجہ پا لیتے۔ مولوی عبداللہ سنوری صاحب سے بھی ان کی رشتہ داری بنتی تھی۔ امی جان کی شادی سولہ سال کی عمر میں ابا جان محمد یوسف خان صاحب سے ہو گئی تھی جو خود اس وقت انیس برس کے تھے۔ تقسیم برصغیر کے وقت ان کی عمر قریباً بیس برس ہو گی۔ اس وقت امی فیروز پور میں اپنے سسرال میں تھیں جب کہ سنور میں ان کے خاندان پر قیامت ٹوٹی۔ تقسیم کے ہنگاموں میں ان کے تین بھائی اور والدہ اور ایک بہن ان سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے قریبی عزیز شہید ہو گئے۔ صرف دو چھوٹے بھائی بچ پائے۔ ان کی اپنے بچوں کے ساتھ بچوں کی طرح ہی پرورش کی۔ بھائیوں سے ان کی محبت بے مثال تھی۔ ہم بہن بھائیوں کو ایسا لگتا تھا کہ اگر کبھی ایسا موقع آیا کہ اپنے بچوں اور بھائیوں میں امتیاز کرنا پڑا تو وہ ہمیں چھوڑ کر بھائیوں کو اپنا لیں گی۔ بھائی بھی زندگی بھر ان کا دم بھرتے رہے، نہایت عزت دیتے رہے۔ ہم نے بھائیوں سے ایسی محبت کہیں نہیں دیکھی۔ امی جان آخری سانس تک اپنی والدہ کو یاد کرتی رہیں، ماں کے ذکر کے ساتھ ہمیشہ ان کی آنکھیں بھیگ جاتی تھیں، ہر خوبی وہ اپنی ماں سے منسلک کرتی تھیں، ان کی ساری عمر اسی تمنا میں گزری کہ ماں کے قریب رہیں۔ اب وہ اللہ کے کرم سے جنت میں اپنی ماں سے مل کر کتنی خوش ہوں گی۔

ہماری ماں گونا گوں خوبیوں کی مالک تھیں، نافع الناس وجود تھیں، بڑی ہی پیاری شخصیت کی مالک تھیں اپنی بے انتہا حسین یادیں چھوڑ گئی ہیں۔ لمحہ لمحہ آپ کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ آپ کی یادیں ہی ہمارا اثاثہ ہیں۔ آپ تو ہمیں چھوڑ گئیں مگر اے خدا تو ہمیں نہ چھوڑیو۔ امی جان کی ان گنت خوبیوں کے معترف ہم سے زیادہ غیر لوگ ہیں۔ ان سے ایک بار ملنے والے ان کی تعریف میں رطب اللسان ہوتے تھے۔ ہماری بہت سی کزنز (Cousins) نے ان کی وفات کے بعد بتایا کہ انہوں نے بہت کچھ ہماری ماں سے سیکھا، نہایت پیارا وجود، نفیس شخصیت، رکھ رکھاؤ والی، ہر ایک کی مدد کو تیار، اکثر پاس پڑوس میں زچہ کو سنبھالنا کہ اُن کے پاس خبر گیری کرنے والا کوئی نہیں۔

اکثر ضرورت مند لوگوں کو مشین سے کپڑے سی کر دینا، ہر قسم کی امداد کے لیے تیار رہتی تھیں۔ اس میں غیر اور اپنے کی کوئی تفریق نہ تھی۔ مریضوں کو بڑی شفقت سے دیکھنا، تیمارداری کرنا، کھانے پکا کر دینا وغیرہ۔ ایک دفعہ ایک غریب عورت کا شوہر فوت ہو گیا۔ گاؤں سے عزیز و اقارب اس کے پاس آئے، امی جان نے لکڑیوں کی آگ پر کھانا پکا کر دیا چونکہ گیس ابھی دستیاب نہ تھی، 100 روٹیاں پکا کر بھجوائیں۔ اپنے بچوں اور قرابت داروں کے لیے تو ہر کوئی تیار رہتا ہے، ہماری ماں نے تو دور پار کے ملنے والوں کا بھی ہمیشہ ساتھ دیا۔ کسی مریض کے ساتھ ہسپتال میں ٹھہرنے کی ضرورت ہو تو حاضر، کسی کی شادی میں کوئی ضرورت ہو تو حاضر، کبھی انکار نہ کرتیں ہمیشہ دوسروں کے کام آتیں۔ گرمیوں کی تعطیلات میں خاندانوں کے خاندان اسلام آباد میں آ کر ان کے پاس ٹھہرتے کبھی ماتھے پر شکن نہ آئی۔ ہمارے والدین بہت ہی مہمان نواز تھے۔ اپنی 70 سالہ رفاقت میں بھرپور انداز میں ایک دوسرے کا ساتھ دیا اور آخر تک دونوں نے اپنی ذمہ داریوں کو خوب نبھایا۔ مہمانوں کی آمد سے بہت خوش

ہوتے، واپسی پر ان کی رخصتی تحائف کے ساتھ ہوتی۔ آنے والے اب بھی بہت محبت سے ان کا ذکر کرتے ہیں۔

امی جان کی شادی گو چھوٹی عمر میں ہوگئی تھی مگر ہمیشہ سسرال کی ذمہ داریاں نبھانے میں پیش پیش رہیں۔ مالی تنگی کے باوجود ہر طرح سے ان کا خیال رکھا، پھوپھی جان کے جہیز کے لیے وقتاً فوقتاً خریداری کرتی رہیں کہ یہ ہمارے ابا جان کی ذمہ داری ہے۔ باقی بھائی تو چھوٹے تھے، اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر ان کا خیال کیا۔

ہماری تربیت میں ان کا بڑا ہاتھ تھا، میرے سسرال والوں نے اکثر کہا کہ ہم بہن بھائیوں کی تربیت بہت اچھی کی گئی ہے، اسی طور کو ہم نے اپنے بچوں کی تربیت میں زیر نظر رکھا، غرض یہ بھی ان کا صدقہ جاریہ ہے۔

صدقات، زکوۃ، چندہ جات اور مالی تحریکات میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور سب سے پہلے ادائیگی کرتیں۔ کام کرنے والیوں سے اولاد کا سا سلوک تھا۔ ہر طرح سے ان کا خیال رکھتیں مالی مدد کرنا تو معمول تھا۔

جماعت سے نہایت محبت کا تعلق تھا۔ خلافت و خلفائے کرام سے عقیدت کا سلوک تھا۔ اس کے لیے ہمیں بھی تاکید تھی۔ ذرا سی کوتاہی پر ڈانٹ پڑ جاتی تھی۔ جب خلفائے کرام اسلام آباد میں آکر بیت الفضل میں ٹھہرتے تو اکثر ان کے پسندیدہ کھانے بنا کر بھجواتیں اور داد وصول کرتیں۔ انہیں اس بات کی خوشی تھی اور فخر سے بتاتی تھیں کے ان کی دعوت ولیمہ میں حضرت اماں جانؓ شریک ہوئی تھیں۔ اجلاسات میں بہت شوق سے شریک ہوتیں، اپنے گھر میں اجلاس رکھتیں تو بہت اہتمام کرتیں اور ہمیں بھی شامل ہونے کی تاکید کرتیں۔ کتب سلسلہ ہمیشہ زیر مطالعہ رہتیں۔ کوئی خاص تعلیم یافتہ نہ تھیں لیکن مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ ترجمہ سے قرآن پاک پڑھتیں اور حفظ کرنے کی تگ و دو میں رہتیں۔ نماز روزہ کی پابندی، تہجد گزاری، تلاوت قرآن میں باقاعدگی ان کے شعار تھے۔ آخری چند دن بوجہ طبیعت نماز کی پابندی نہ رہی لیکن دریافت کر کے نماز وقت پر ادا کرنا نیز قرآن کی تلاوت کرنا آخر تک جاری رہا۔

اپنے بچوں کے علاوہ بہت سے احمدی و غیر احمدی بچوں کو ناظرہ قرآن پڑھایا۔ جہاں بھی رہیں اپنے چاہنے والے چھوڑ آئیں جو اب بھی انہیں یاد کرتے ہیں۔ رمضان میں قرآن کے تین دور مکمل کرتیں، جب تک ہمت و طاقت رہی شوال کے روزے بھی رکھتی رہیں۔

زندگی کے آخری پچیس تیس سال میں والدین کا قیام یوکے میں میری چھوٹی بہن کے پاس رہا۔ بہن اور اس کے خاندان نے ہر طرح سے خدمت کی اور ہر طرح سے خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین اجر عطا کرے۔ میری بہن کے بچوں کی تربیت میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہے۔ یوکے کی جماعت کی خواتین اب بھی بہت محبت سے ان کا ذکر کرتی ہیں اور ان کی کمی محسوس کرتی ہیں ۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

”میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

”میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل: اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم: پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم: پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم: پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم: اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 309)

مرے وطن

رشید قیصرانی

تری طلب ، تری خوشبو، ترا نمو بولے
مرے وطن مری رگ رگ میں صرف تو بولے

نَفَس نَفَس تو مرے سانس کی گواہی دے
ترے بدن میں مِرا دل، مرا لہو بولے

صدا کی لہریں ہم اِک دوسرے کے گرد بُنیں
میں قریہ قریہ پُکاروں تو کُو بکُو بولے

میں حرف حرف سجا لوں صحیفۂ دل پر
تُو برگ برگ سرِ شاخِ آرزو بولے

وہ دن بھی آئے کہ لکھوں میں شش جہت ترا نام
ترا عَلَم، تری سج دھج بھی چار سُو بولے

وہ دن بھی آئے کہ مہکے ترا گلاب شباب
چمن چمن ترا اندازِ رنگ و بُو بولے

وہ دن بھی آئے کہ لکّھا ترا اَمر ٹھہرے
جو تُو کہے وہی دُنیا بھی ہو بہو بولے

نشانِ حرمت و تقدیسِ حرف جب تجھ سے
کوئی بھی بولنا چاہے تو باوضو بولے

مرے وطن سرِ مینارِ نور تا بہ ابد
تو چاند بن کے اندھیروں کے رُوبرُو بولے

خموش کیوں ہے یہ مسکن قلندروں کا رشید
کوئی تو وجد میں آئے، کوئی تو ہُو بولے

مکرم نسیم مہدی صاحب

مبلغ سلسلہ کا ذکرِ خیر

سابق نائب امیر اور مشنری انچارج جماعت امریکہ مکرم نسیم مہدی صاحب ابن مولانا احمد خان نسیم صاحب بروز منگل 24 مئی 2022ء بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جون 2022ء میں مکرم نسیم مہدی صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

"گذشتہ دنوں ان کی انہتر سال کی عمر میں وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ موصی بھی تھے۔ ان کی دو شادیاں تھیں۔ پہلی بیوی وفات پا گئی تھیں۔ پسماندگان میں اب ان کی دوسری اہلیہ اور دونوں بیویوں سے دو دو بیٹے اور ایک ایک بیٹی شامل ہیں۔ یہ 1976ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ ہوئے تھے۔ پھر اصلاح وارشاد مقامی میں ان کو خدمت کا موقع ملا۔ پھر 77ء میں ان کو بطور مبلغ سوئٹزرلینڈ بھجوایا گیا۔ وہاں ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ 84ء میں ان کو نائب وکیل التبشیر مقرر کیا گیا۔ چند ماہ یہ بطور قائم مقام وکیل التبشیر کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ 1984ء میں دسمبر میں یہ یہاں لندن آئے تو یہاں پر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ پھر چند مہینے بعد یہ 85ء میں لندن سے ہی کینیڈا روانہ ہو گئے۔ 85ء سے 2008ء تک بطور مبلغ اور بعد ازاں مبلغ انچارج کینیڈا خدمت کی توفیق پائی۔ اس عرصہ میں یہ کینیڈا کے امیر بھی رہے۔ 2009ء سے 16ء تک مبلغ انچارج امریکہ خدمت کی توفیق ملی۔ پھر یہ بیمار ہو گئے تھے۔ ان کا تقرر پھر دوبارہ سوئٹزرلینڈ میں ہوا لیکن انہوں نے لکھا کہ ڈاکٹر نے مجھے صحت کی خرابی کی وجہ سے کہا ہے کہ مَیں مزید زیادہ بوجھ والا کام نہیں کر سکتا تو انہوں نے غیر معینہ مدت کی رخصت لے لی۔ بہرحال ان کو پھر مَیں نے لکھا تھا کہ اگر ایسی حالت ہے اور ڈاکٹر کہتا ہے تو اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ جب ٹھیک ہو جائیں تو بتا دیں، ان شاء اللہ تعالیٰ پھر آپ سے خدمت لی جائے گی لیکن بہرحال بیماری ان کی بڑھتی رہی۔

جیسا کہ مَیں نے کہا 1985ء میں یہ کینیڈا گئے تھے۔ 1986ء میں مشن ہاؤس بیت الاسلام کے لیے 24 ایکڑ زمین خریدی گئی اور اس کو پھر وہاں آباد بھی کیا گیا۔ ان کے وقت میں بہت سے احمدی کینیڈا میں آ کر آباد ہوئے اور انہوں نے ان لوگوں کی بڑی مدد کی۔ بہت سے دوسرے لوگ بھی ان کے ممنون احسان ہیں۔ چندہ اور تجنید کے سسٹم کو انہوں نے کمپیوٹرائز کروایا۔ ٹورانٹو اور کیلگری میں دو بڑی مساجد کی تعمیر کی گئی اور دیگر جماعتوں میں بھی سینٹر قائم کیے گئے۔ میرا خیال ہے شاید وینکوور کی مسجد بھی ان کے زمانے میں بنی تھی۔ بہرحال یہ دو بڑی مساجد تو ہیں۔ 2003ء میں ان کے وقت میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کا قیام ہوا۔ ایم ٹی اے نارتھ امریکہ سٹیشن کے قائم کرنے میں بھی آپ نے بڑا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے یہ سب کام قبول فرمائے۔

ان کی اہلیہ امۃ النصیر صاحبہ لکھتی ہیں کہ نسیم مہدی صاحب کو ازدواجی زندگی کے 26 سال میں جو مَیں نے دیکھا کہ ہر دکھ درد میں ان کو اپنا ساتھی پایا۔ بڑے پیار کرنے والے، عزت کرنے والے شوہر تھے۔ شفیق باپ تھے۔ جاں نثار بھائی تھے۔ انسانیت کا درد رکھنے والے تھے۔ خلافت کے مطیع اور فرمانبردار تھے۔ اللہ تعالیٰ پر مکمل توکل رکھنے والے تھے۔ نیک انسان تھے۔ ان کی اہلیہ نے پھر مزید یہی بیان کیا ہے کہ لوگوں کی بڑی بے لوث خدمت کرنے والے تھے اور دوسروں سے محبت کے ساتھ پیش آنا اور جماعت کے خلاف نہ کوئی بات سنتے تھے نہ کسی کو کرنے دیتے تھے اور نہ ان کے سامنے کرنے کی جرأت ہوتی تھی۔ اور بہت زیادہ مہمان نوازی تھی۔ درود شریف پڑھنے کی طرف بہت توجہ رہتی تھی۔ کہتی ہیں جب عمرے پر گئے تو مَیں نے پوچھا کہ کیا دعائیں کیں۔ تو انہوں نے کہا کہ مَیں نے تو وہاں صرف درود شریف پڑھا ہے۔

ان کی بیٹی سعدیہ مہدی کہتی ہیں کہ میرے والد بہت دعا گو شخصیت کے مالک تھے۔ کہتی ہیں: جب مَیں کبھی دعا کے لیے کہتی تو مجھے کہتے کہ درود شریف پڑھا کرو۔ جب بھی کسی معاملے میں دعا کے لیے کہا تو ہمیشہ درود شریف پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ مَیں نے ایک دن ان سے پوچھا کہ آپ ہر بات پر یہی کہتے ہیں کہ درود شریف پڑھا کرو تو کہتے کہ درود شریف پڑھو اور سمجھاتے کہ سب سے بڑی دعا درود شریف ہی ہے۔ اگر یہ قبول ہو گئی تو سب دعائیں پوری ہو جائیں گی۔

پھر عصمت شریف صاحبہ ہیں، کہتی ہیں کہ مہدی صاحب میرے بہنوئی تھے۔ ان کو بائیس سال بہت قریب سے دیکھا۔ بے حد شفیق، بے حد خیال رکھنے والے، بہت محبت سے پیش آنے والے۔ خلیفۂ وقت سے بھی بے انتہا عقیدت رکھنے والے انسان تھے۔ ان کی ہمشیرہ کہتی ہیں کہ جب آپ سوئٹزرلینڈ میں مربی سلسلہ تھے تو اس وقت ایک سوئس لڑکی جو احمدی ہو گئی تھی وہ جلسہ سالانہ پر ربوہ آئی اور ربوہ میں ہمارے گھر آئی کہ مَیں نے نسیم مہدی صاحب کی والدہ سے ملنا ہے اور کہتی ہیں میری خواہش ہے کہ مَیں اس ماں سے ملوں جس کا بیٹا اتنا ذہین ہے، جس نے اتنے تھوڑے عرصہ میں اتنی زبانوں پر عبور حاصل کر لیا اور بغیر کسی جھجک کے وہ تبلیغ کے کاموں میں مصروف ہے اور بڑی روانی سے ہر موضوع پر بات کر لیتا ہے۔

ان کی بہو کہتی ہیں کہ ہمیشہ ہمیں درود شریف کی اہمیت اور اس کے سہارے سے دعاؤں کی قبولیت کی اہمیت کے بارے میں بتاتے۔ انہوں نے ایک دفعہ بتایا کہ میں ایئرپورٹ کی لائن میں کھڑا ہوا اور خیال ہوا کہ ان کے پاسپورٹ کی مدت ختم ہو چکی ہے تو فوراً ہی درود شریف پڑھنا شروع کر دیا اور لائن میں اسی طرح لگے رہے۔ کاؤنٹر میں موجود شخص نے پاسپورٹ کو دیکھا بھی نہیں اور اسی طرح آگے گزار دیا۔

ان کے داماد لکھتے ہیں کہ جب سے میری شادی ہوئی آپ بہت ہی پیار اور شفقت کا سلوک کرتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے چائے بنا کر دیتے۔ فجر کی نماز کے بعد میرے ساتھ بیٹھ جاتے اور قرآن پاک کی کوئی آیت یا واقعہ سناتے۔ پھر اس کی تفسیر پیش کرتے اور یوں بڑے لطیف انداز میں ہماری تربیت کرتے۔

ان کی بیٹی نوال مہدی کہتی ہیں کہ میں نے ہمیشہ دیکھا کہ آپ کو قرآن کریم کی طرف بہت توجہ اور شوق تھا۔ قرآن کے بڑے سچے عاشق تھے اور ہمیں بھی کہتے تھے کہ غور سے مطالعہ کیا کرو۔ اس کے معانی اور مطالب کو سمجھنے کی کوشش کرو تو پھر تمہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے نظر آئیں گے اور قرآن کریم پڑھنے کا سرور بھی ملنا شروع ہو جائے گا۔ کہتی ہیں بڑی باقاعدگی سے تہجد کی نماز پڑھنے والے تھے۔ قیام اور رکوع اور سجدہ طویل ہوتا تھا۔ ان کی نمازوں میں بڑی رقّت اور گداز ہوتی تھی۔ رمضان المبارک میں قرآن کریم کے درس دینے کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ بڑی محنت سے درس تیار کرتے تھے۔ یہ اَور لوگوں نے بھی لکھا ہے۔ قرآن کریم کے مشکل الفاظ کے معنی اور مطالب بیان کرتے تھے اور اس سے ملتے جلتے الفاظ کا ذکر کرتے جس سے لوگوں کو آسانی سے سمجھ آ جاتی۔

امیر جماعت کینیڈا لال خان صاحب کہتے ہیں کہ سابق امیر اور مشنری انچارج کینیڈا کے ساتھ مَیں نے 1987ء سے لے کر ایک لمبا عرصہ کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑے اوصاف سے نوازا تھا اور وہ جو خصوصیات تھیں ان کو جماعت کی خدمت میں انہوں نے استعمال کیا۔ انہیں دوست بنانے اور دوستی نبھانے اور ان روابط کو جماعت کے مفاد میں استعمال کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ کینیڈین سوسائٹی کے متعدد شعبوں کے عمائد سے انہوں نے ذاتی تعلق پیدا کیے اور ان کو جماعت سے متعارف کروایا۔ ماشاء اللہ یہ ملکہ بھی ان میں خوب تھا اور جن سے بھی تعلق قائم کیا بڑا اچھا اور گہرا تعلق تھا اور دوسروں نے بھی اس تعلق کو نبھایا۔ ان کی وفات پر بھی اسی طرح غیروں نے بہت زیادہ تعزیت کی ہے۔ پھر یہ لال خان صاحب لکھتے ہیں کہ پاکستان اور دوسرے ممالک سے آنے والے افراد اور خاندانوں کی راہنمائی اور امداد کی ذمہ داری کی توفیق اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائی۔ پھر کہتے ہیں کہ مجلس عاملہ کے اراکین سے ان کا رابطہ دوستوں کی طرح رہتا تھا۔ کہتے ہیں کہ مجھے ان کی امارت میں تقریباً بیس سال خدمت کی توفیق ملی۔ اس دوران میں مجھے انہوں نے یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ ان کے امیر ہونے کے باعث مَیں ان کا ماتحت ہوں بلکہ ان کا رویہ مجھ سے ایک دوست والا رہا ہے۔

پھر ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب کہتے ہیں کہ نسیم مہدی صاحب کو آرڈر آف اونٹاریو کا تمغہ 2009ء میں ملا جو کہ صوبے کا سب سے معزز اعزاز ہے جو کسی شہری کو دیا جا سکتا ہے۔ یہ ایوارڈ کسی بھی فیلڈ میں کامیابی اور اعلیٰ خدمات بجا لانے پر دیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں جب ان کی تقرری امریکہ میں ہوئی تو ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر میری ان سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت انہوں نے مجھے نصیحت کی کہ تم جس پوزیشن میں اب ہو تم جتنی زیادہ لوگوں کی خدمت کر سکتے ہو کرو۔ جب بھی کوئی فرد جماعت تمہارے پاس آئے تو اس کی مدد کرو اور کبھی نہ دھتکارنا۔ جو کچھ ان کے لیے کر سکتے ہو کرو اور یہ بھی بتایا کہ لوگ بعض دفعہ صحیح طرح بات نہیں کرتے تو پوشیدہ طور پہ بھی ان کا پتا کر کے ان کی مدد کرنی چاہیے۔ کہتے ہیں مَیں نے انہیں ہمیشہ ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہوئے دیکھا ہے اور ہمیشہ ایسے رنگ میں پردہ داری کرتے ہوئے مدد کرتے تھے کہ ضرورت مند کسی طرح بھی شرمندہ نہ ہو۔

شکور صاحب مربی سلسلہ ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ان کی بہت ساری باتوں میں سے ایک نصیحت جو میرے ذہن نشین ہو گئی وہ یہ ہے کہ کہتے ہیں میں جامعہ کے ابتدائی سالوں میں شاید درجہ ثانیہ میں تھا۔ ایک دفعہ عصر کی نماز پر چپل پہن کے مسجد میں آ گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ واقفین سلسلہ کو تمام حالات کے لیے تیاری کر کے گھر سے نکلنا چاہیے تاکہ اگر کبھی کوئی حکم مل جائے تو فوری طور پر وہیں سے اس کو بجالانے کے لیے تم لوگ تیار ہو کے چلے جاؤ۔ یہ نہ ہو کہ کہو مَیں گھر جا کے تیار ہو کے آتا ہوں۔ ذہنی کے علاوہ جسمانی طور پر بھی ہمیشہ تیار رہنا چاہیے۔

اسی طرح فراست عمر مربی سلسلہ امریکہ ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جب میرا جامعہ کا

انٹرویو ہؤا تو مہدی صاحب نے ایک سوال پوچھا کہ اگر بطور مشنری افریقہ بھیجا جائے اور وہاں مخالفت ہو جائے مقامی لوگوں کی طرف سے تو کس سے پہلے رابطہ کرو گے اپنی والدہ سے یا خلیفۃ المسیح سے؟ تو کہتے ہیں مَیں نے سوچنے کے بعد کہا خلیفۃ المسیح سے۔ اس پر مہدی صاحب نے کہا کہ اسی بنیاد پر مَیں تمہاری سفارش کر رہا ہوں کہ تمہیں داخلہ دیا جائے اور یہی صحیح جواب ہے۔

کرنل دلدار صاحب سیکرٹری مشن ہاؤس ہیں۔ کہتے ہیں کہ نسیم مہدی صاحب میں خلفاء کی اطاعت کا جذبہ نمایاں پایا جاتا تھا۔ ان کے کارناموں میں ایک 'پیس ویلیج' کا قیام ہے۔ یہ اس طرح معرض وجود میں آیا کہ جس زمانے میں کینیڈا کا جلسہ سالانہ مسجد بیت الاسلام کے ساتھ میدان میں ہوتا تھا، اس وقت ساتھ والے قطعہ زرعی زمین کی مالکہ جلسہ کے موقع پر ہر سال شکایت کرتی کہ ان کے جلسہ کے شور سے مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے اور ان کے لنگر کی بُو میرے لیے ناقابل برداشت ہے۔ بہرحال کچھ عرصہ بعد جب حکومت نے اس زرعی زمین کی زوننگ(Zoning) کی اور اس کو رہائشی زون میں تبدیل کر دیا تو پھر نسیم مہدی صاحب کو فکر ہوئی کہ یہ ایک مالکہ ہمیں پریشان کر رہی تھی اب تو کئی مالک بن جائیں گے، کئی گھروں کے مکین آجائیں گے تو بڑا مشکل ہو جائے گا۔ اس پر انہوں نے عید کے موقع پر احباب جماعت میں سکیم پیش کی کہ کیوں نہ یہاں سارے احمدی گھر بنا لیں اور یہ جگہ احمدی لوگ خرید لیں۔ چنانچہ احباب جماعت نے اس تحریک پر لبیک کہا اور اللہ کے فضل سے پھر پیس ویلیج کا قیام عمل میں آیا۔

ذیشان گورائیہ صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ کہتے ہیں بے شمار نوجوانوں نے ان سے تربیت حاصل کی اور آج اس تربیت کے نتیجہ میں ہم لوگ دنیا کے مختلف ممالک میں بطور مربی سلسلہ جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کی تربیت کی وجہ سے ہم نے خلافت سے محبت کرنا سیکھا اور اطاعت کی روح کو اپنے اندر نشوونما پاتے دیکھا۔

اسی طرح آصف خان صاحب کینیڈا کے سیکرٹری امور خارجہ ہیں، کہتے ہیں مَیں تیرہ سال کی عمر میں وان(Vaughan) میں آیا تھا۔ اس وقت مشن ہاؤس کے آس پاس کچھ درجن بھر احمدی تھے۔ میرا اس وقت جماعتی علم بہت کم تھا۔ مہدی صاحب نے مجھ سے اپنے بیٹے کی طرح سلوک کیا، میرے استاد بن گئے۔ باسکٹ بال کھیلتے اور ہمیں جماعتی تعلیم دیتے۔ میں نے ہوش سنبھالی تو مجھے مختلف سیاستدانوں سے رابطہ کرنے کے لیے جماعتی کام دیتے۔ اور اسی طرح آج بھی اللہ کے فضل سے یہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں مَیں نے سب تربیت ان سے حاصل کی۔

مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت امریکہ کہتے ہیں کہ 2016ء میں بطور مشنری انچارج اور نائب امیر جماعت امریکہ ان کو خدمت کی توفیق ملی اور امریکہ میں انہوں نے بڑا اچھا کام کیا۔ دورہ جات کیے۔ مختلف سٹیٹس میں دورہ جات پر گئے، تبلیغ کے کام کو مؤثر طور پر شروع کرنے کی کوشش کی۔ اس دوران مرحوم کو میڈیا اور مختلف کمپینز(Campaigns) کے ذریعہ اسلام احمدیت کا پیغام امریکہ میں پھیلانے کی توفیق ملتی رہی۔ پھر میکسیکو میں جماعت کے قیام کے بارے میں مرکز کی ہدایت کی روشنی میں وہاں مشن ہاؤس قائم کرنے کے سلسلہ میں ان کو توفیق ملی۔ سیکرٹری تبلیغ امریکہ وسیم سید صاحب کہتے ہیں کہ ہر ایک کے ساتھ پیار اور محبت کا تعلق قائم کرنے والے تھے۔ اس میں پہل کرتے تھے اور خدمتِ اسلام میں ہر ایک کو ساتھ لگانے کا طریق آتا تھا۔ امریکہ آنے کے بعد مرحوم نے 11/ستمبر کی مناسبت سے ہر سال منعقد ہونے والی تقریبات کو اسلام کی تعلیمات پھیلانے کا مؤثر ذریعہ بنایا اور Muslims for life اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارے میں Muhammad, Messenger of Peace مہم شروع کی۔ امریکہ کی چھپن یونیورسٹیز میں اس موضوع پر لیکچر ہوئے۔ 'لائف آف محمد' کتاب وسیع طور پر ان کے لیکچر میں شامل ہونے والے افراد کو تحفۃً دی گئی۔ Muslims for loyalty کی مہم بھی انہوں نے شروع کی۔ مختلف یونیورسٹیز میں لیکچر دیے۔ مقامی حکومتی حلقوں کے ساتھ میٹنگز کیں اور اسلام کی تعلیم کو اجاگر کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک دفعہ اپنی تقریر میں سوئٹزرلینڈ کے مشن کی مساعی میں جماعت کے تعارفی فولڈر کی سکیم پر مہدی صاحب کے مستعدی سے کام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ سوئٹزرلینڈ کی پہاڑیوں پر جو لوگ رہتے ہیں، یہ جانور پالنے والے تین قبیلے ہیں۔ تینوں کی زبان بھی مختلف ہے۔ اٹھائیس ہزار کی تعداد میں ہیں۔ اس سے بھی کم ہے ان کی تعداد، تو بہرحال کہتے ہیں اتفاقاً اٹھائیس ہزار بولنے والوں کا فولڈر شائع کر دیا نسیم مہدی صاحب نے (اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے) مجھ سے مشورہ کرنے کے بعد اور آٹھ ہزار فولڈر ہر گھر میں پہنچا دیا اس علاقے کے۔ وہاں اس علاقے کے ہر گھر میں پہنچا دیا وہاں تو شور مچ گیا۔ دو اخباروں نے بڑی سخت تنقید لکھی ہے۔ (ماخوذ از سبیل الرشاد جلد دوم صفحہ 426-427)

تو مَیں نے کہا اچھی دعا ان کے حق میں ہو گئی ہے کئی لاکھ فولڈر تقسیم ہوا۔

(ماخوذ از خطابات ناصرؒ جلد دوم صفحہ 543-544)

بہرحال یہ مختصر سی رپورٹ تھی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے وہاں پیش کی جلسہ پہ۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔ اپنے پیاروں کے قدموں میں ان کو جگہ دے۔ ان کے بچوں اور بیوی کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس طرح انہوں نے وفا سے زندگی گزاری ہے ان کی اولاد بھی اسی طرح وفا سے زندگی گزارنے والی ہو۔

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفات نو (لجنہ اماء اللہ) امریکہ کی (آن لائن) ملاقات

اگر آپ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں تو آپ ہمیشہ اعتدال پسند ہوں گے۔ اسلام میں کوئی ایسی تعلیم نہیں ہے جو آپ کو شدت پسندی کی طرف لے کر جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28 ر مئی 2022ء کو واقفات نو (لجنہ اماء اللہ) امریکہ سے آن لائن ملاقات فرمائی۔

ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ ہم اپنی زندگی میں اعتدال کیسے حاصل کر سکتے ہیں اور بغیر شدت پسند بنے کیسے ثابت قدم رہنا سیکھ سکتے ہیں؟

حضورِ انور نے فرمایا کہ دیکھیں اسلام متوازن مذہب ہے۔ اگر آپ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں تو آپ ہمیشہ اعتدال پسند ہوں گے۔ اسلام میں کوئی ایسی تعلیم نہیں ہے جو آپ کو شدت پسندی کی طرف لے کر جائے۔ اسلام کہتا ہے کہ آپ نے دو حقوق ادا کرنے ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور دوسرا آپ کے ساتھی لوگوں کا حق ہے۔ یہ دو ذمہ داریاں ہیں جو آپ نے ادا کرنی ہیں۔ اگر آپ حقوق اللہ ادا کر رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرے سامنے جھکو، روزانہ پانچ نمازیں ادا کرو اور اگر ممکن ہو تو آپ نفل بھی پڑھ سکتے ہیں۔ صرف اور صرف ایک قادر مطلق اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ۔ ایمان لاؤ کہ محمد ﷺ ہمارے نبی ہیں اور رمضان کے مہینہ میں 29 یا 30 دن تک روزے رکھو۔ یہ آپ کے فرائض ہیں اور یہ حقوق اللہ ہیں۔ اور پھر مختلف اوقات میں اگر آپ کے لیے حقوق اللہ ادا کرنا ممکن نہ ہو اور آپ حقوق اللہ مکمل طور پر ادا نہ کر سکیں یعنی عبادت کرنا، روزانہ پانچ فرض نمازیں ادا کرنا، پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر آپ بیمار ہیں تو آپ نماز بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اگر آپ بستر پر ہی ہوں مگر آپ کا دماغ صحیح ہو تو آپ بستر پر لیٹے لیٹے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اگر آپ رمضان کے مہینہ میں بیماری یا کسی اور وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتیں تو آپ یہ بعد میں جب حالات اجازت دیں رکھ سکتی ہیں۔ اور پھر آپ پر حقوق العباد یہ ہیں کہ ہمیشہ لوگوں کے لیے مہربان اور مددگار رہیں۔ ان کے لیے دعا کریں۔ بغیر رنگ و نسل کے کسی قسم کے امتیاز کے اگر انہیں آپ کی مدد کی ضرورت ہو تو ان کی مدد کریں۔ اگر آپ یہ حقوق ادا کر رہی ہیں تو میرا خیال نہیں ہے کہ شدت پسندی کا شائبہ بھی آپ کے ذہن میں آئے۔

ایک واقفہ نَو نے عرض کیا کہ امریکی سپریم کورٹ ایک پرانے فیصلے کو منسوخ کر سکتی ہے جس میں اسقاط حمل کو آئینی حق قرار دیا گیا تھا۔ اس حوالے سے انہوں نے سوال کیا کہ کیا اسلام ریپ یا ماں اور بچے کی صحت کے مسائل کی صورت میں اسقاط حمل کی اجازت دیتا ہے؟

حضورِ انور نے فرمایا کہ دیکھیں اسلام کہتا ہے کہ بچوں کو اس ڈر کی وجہ سے کہ ان کی نگہداشت کیسے ہو گی یا مالی تنگی کی وجہ سے انہیں قتل نہ کیا جائے۔ یہ واحد بات ہے

جس میں اسلام اسقاطِ حمل سے منع کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام کہتا ہے کہ اگر عورت کی صحت اچھی نہیں ہے تو اسقاطِ حمل کیا جاسکتا ہے۔ اگر بچہ مناسب طور پر نہ بن رہا ہو تو حمل کے آگے کے مرحلے میں بھی اسقاطِ حمل کیا جاسکتا ہے۔ ریپ کی صورت میں بھی اگر خاتون یہ محسوس کرے کہ وہ ہونے والے بچے کی پرورش کا بوجھ، معاشرے کے ردعمل کی وجہ سے نہیں اٹھا سکتی یعنی اگر یہ خیال ہو کہ معاشرہ زندگی کے ہر موڑ پر خاتون پر انگلیاں اٹھاتا رہے گا اور بچے کی ولادت کے بعد بھی بچے کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا تو ماں حمل ساقط کرانے کا فیصلہ خود لے سکتی ہے، اسلام میں اس کی اجازت ہے۔ لیکن اس خدشے سے کہ ماں بچے کی پرورش کیسے کرے گی، اس بنیاد پر حمل ساقط کرانا جائز نہیں۔ یہ بنیادی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہارا رازق ہوں میں ہی تمہیں کھانا مہیا کرتا ہوں اور میں ہی رزق دینے والا ہوں۔

ایک واقفۂ نو نے عرض کیا کہ کچھ عیسائی دوستوں نے کہا کہ جب انہوں نے یسوع مسیح کے نام پر دعا کی تو ان کی دعاؤں کا جواب دیا گیا تو بطور مسلمان جو اللہ تعالیٰ کو ایک اور قادرِ مطلق خدا مانتے ہیں ہمیں انہیں اس کا جواب کیسے دینا چاہیے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ کیا یسوع مسیح کی پیدائش سے پہلے لوگوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتی تھیں؟ اس وقت لوگ کیا کیا کرتے تھے؟ یسوع مسیح صرف 2000 سال پہلے آئے تھے۔ اس سے پہلے لوگوں کی دعائیں کون سنتا تھا؟ یا انہیں قبول نہیں کیا گیا؟ اور اب، اگر یسوع مسیح خدا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کا کیا فائدہ اور ضرورت ہے؟

حضورِ انور نے مزید فرمایا کہ عیسائیوں کے نزدیک یسوع مسیح بیٹا ہے اور کون زیادہ طاقتور ہے، بیٹا یا باپ؟... جب باپ ہماری دعائیں قبول کرنے کے لیے موجود ہے، تو ہم کیوں بیٹے کے پاس شفاعت کے لیے جائیں؟ ہم براہ راست باپ سے کیوں نہیں پوچھتے، جس نے خود کو پیش کیا ہے کہ ہاں، میں یہاں کھڑا ہوں، مجھ سے دعا کرو اور میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا؟ تو، آپ دیکھیں، ان کے عقیدے کے پیچھے کوئی منطق نہیں ہے۔ ملاقات کے آخر میں حضورِ انور نے فرمایا اللہ حافظ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ساری دُنیا جان لے میرا وطن ہے مُعتبر

نمود سحر رحمٰن۔ ہیوسٹن

مومنانہ شان سے زندہ رہے یُوں ہر بشر
اس وطن کی خیر خواہی ہو سدا مدّ نظر

بہتری کا شوق ہر اک فرد کا مقصد رہے
ہو وطن اپنا ہمیشہ پہلے سے بھی زندہ تر

کر سکیں قربان اپنے فائدے سب خیر ہو
خدمتِ ملت جہادِ نفس ہے اور با ثمر

کامیابی ، کامرانی سرفرازی اور فلاح
ساری دُنیا جان لے میرا وطن ہے مُعتبر

تلخیوں کو بھول کے ڈالیں محبت کی بنا
دور ہو یک سر یہاں سے نفرتوں کا سارا شر

ہے دعا بن جائے ہر اک فرد ملت بہترین
ربِّ اعلیٰ کی محبت کی پڑے ہم پر نظر

(الفضل انٹرنیشنل 24 جون 2022ء)

جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی خبریں

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ، گھانا: (از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، 27/ مئی 2022ء)

آج گھانا جماعت اپنا جلسہ کر رہی ہے دو روزہ جلسہ ہے۔ 27، 28 کو اور بستان احمد میں جلسہ ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ملک بھر میں 119 سینٹرز بنائے ہیں ان میں بھی پانچ بڑے اجتماعی سینٹر ہیں اور ان کا رابطہ آپس میں آڈیو ویڈیو کے ذریعہ سے ہے۔ گھانا جماعت کی ابتدا فروری 1921ء میں ہوئی تھی۔ مولانا عبدالرحیم نیر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں لندن سے روانہ ہو کر گھانا پہنچے تھے گذشتہ سال گھانا جماعت اپنی سو سالہ تقریبات منعقد کرنا چاہتی تھی لیکن کووڈ کی وجہ سے کوئی پروگرام منعقد نہیں ہو سکا۔ اس لیے اب انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ 22ء اور 23ء دو سال یہ پروگرام جاری رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا جلسہ بھی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور ان کو، سب احمدیوں کو اخلاص و وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔ اسی طرح گیمبیا کا بھی جلسہ سالانہ آج ہو رہا ہے۔ یہ بھی تین دن کا جلسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

سپین میں تبلیغی سرگرمیاں: مئی 2022ء میں سپین میں 15 تبلیغی سٹالز لگائے گئے جس میں 1300 سے زائد پمفلٹس تقسیم کرنے اور جماعتی کتب دینے کا موقع ملا۔ ان میں 1 غیر احمدی امام، 30 عرب احباب، 32 سپینش احباب اور 21 افریقن احباب سے رابطہ ہوا۔ ان میں سے اکثر نے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا۔ اس کے علاوہ آن لائن کانفرنسز بھی منعقد کی جاتی ہیں اور لوگوں کو مسجد آنے کی دعوت دی جاتی ہے جو جماعت کا تعارف کروانے میں مفید ہوتی ہیں اور لوگوں کو حقیقی اسلام یعنی احمدیت سے متعلق باخبر کرتی ہیں۔

(ماخوذ از https://www.alfazl.com/2022/06/21/50119/)

یومِ خلافت: مختلف ممالک میں جماعتہائے احمدیہ میں ماہ مئی میں یومِ خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں خلافت سے متعلق منظوم کلام اور تقاریر پیش کی گئیں نیز نظام خلافت کے استحکام کے لیے دعائیں کی گئیں۔

سائیکل ٹور مجلس انصار اللہ ڈنمارک: 4/ جون، 2022ء کو مجلس انصار اللہ ڈنمارک کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس ٹور کی توفیق ملی۔ جس میں 4 اور 5 جون کو مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک سے مسجد محمود مالمو سویڈن کا سفر کرنے کی توفیق ملی۔ یہ سائیکل سفر صحت اور تبلیغ اور دیگر کئی حوالوں سے نہایت کامیاب ثابت ہوا۔ شاملین کو اس سے قبل اس سفر سے متعلق اہم معلومات، فوائد اور ماہرانہ مشورے دیئے گئے۔ شاملین نے اس سفر کے لئے خاص طور پر بنوائی گئیں ٹی شرٹس پہن رکھی تھیں جس پر جماعت احمدیہ کا ماٹو 'محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں' ڈینش اور انگلش زبانوں میں تحریر تھا۔

(ماخوذ از ttps://www.alfazl.com/2022/06/21/50094/)

یومِ خلافت کے موقع پر مشاعرہ: 28 مئی 2022ء کو قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ برطانیہ کو یوم خلافت کے حوالہ سے تیسرا مشاعرہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ مشاعرہ ایوانِ مسرور، اسلام آباد برطانیہ میں منعقد کیا گیا۔ اس مشاعرہ کی کارروائی جو ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا، براہ راست مجلس انصار اللہ برطانیہ کے یوٹیوب چینل پر نشر کی گئی، جسے دنیا بھر میں دیکھا گیا۔ نشریات کے دوران دیکھنے والوں کی طرف سے خلافت سے متعلق جذبات کا اظہار اور حضور انور ایدہ اللہ کے لیے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے پیغامات موصول ہوتے رہے۔ (بحوالہ روزنامہ الفضل آن لائن 11 جون 2022ء)

مکرم سلطان محمود انور صاحب

منصور احمد قریشی۔ڈیٹرائیٹ

وہ اک سلطان تھے محمود بھی تھے اور انور بھی
معلّم بھی مربی بھی مناظر بھی مقرر بھی

جماعت کے جریدوں میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہو جانے والوں کا ذکر خیر شائع ہوتا ہے ۔ اس طرح ایک تاریخ محفوظ ہو جاتی ہے مرحومین کے لئے دعاؤں کی تحریک ہوتی ہے اور آنے والی نسلیں ان کے نیک نمونوں سے سبق حاصل کرتی رہتی ہیں ۔ مجھے بھی الفضل میں مکرم سلطان محمود انور صاحب کے اوصاف حمیدہ پڑھ کر خیال آیا کہ تحدیثِ نعمت کے طور پر یہ ذکر کروں کہ بفضلِ الٰہی خاکسار نے بھی ان کی شفقتوں سے حصہ لینے کی سعادت پائی ہے ۔ مرحوم خاکسار کے خسر تھے ۔ خاکسار کو دامادی میں قبول کرلینا ان کے توکل علی اللہ کی بڑی مثال ہے ۔ اس بات کی وضاحت کے لئے یہ بتاتا ہوں کہ رشتہ کیسے ہوا تھا ۔ دلچسپ قصہ ہے ۔ ہم کراچی میں رہتے تھے۔ مولانا مرحوم بطور مربّی کراچی میں متعین تھے احمدیہ ہال میں رہائش تھی۔ جو ہمارا بھی سنٹر تھا۔ مولانا کی طبیعت ملنسار تھی۔ ہر فرد سے ذاتی تعلق بنا لیتے ہم آپ کے خطابات اور خطبات سے بہت متاثر ہوتے۔ ہمیں اس بات کی خوشی ہوتی کہ جماعت کے ایک بے لوث، مخلص خدمت گزار اور جید عالم دین سے شناسائی ہوئی ہے۔ میری امی جان کی لجنہ کے کاموں کے سلسلے میں ان کی بیگم صاحبہ سے ملاقات رہتی وہ اکثر ذکر کرتیں کی وہ بھی ذمہ داری، تدبر اور حکمت سے اپنے شوہر کی مشیر اور مددگار ہیں۔ لگتا تھا دونوں میاں بیوی مربی ہیں آپس میں کام بانٹے ہوئے ہیں۔ پھر ان کا تبادلہ ہو گیا۔ ربوہ چلے گئے وہاں ناظر اصلاح وارشاد متعین ہوئے۔ اس وقت میں کالج میں پڑھتا تھا۔ ان کے کراچی سے چلے جانے کی وجہ سے پھر رابطہ نہ رہا۔

کچھ سال بعد میں نے ایم بی بی ایس کے بعد امریکہ میں جاب کے لئے امتحان پاس کیا اور یہاں آگیا۔ اب والدین کو میری شادی کی فکر ہوئی۔ پہلے مجھ سے پوچھا کہ اپنی پسند ناپسند بتاؤ میں نے ایک خط میں اپنی پسند لکھی (اس وقت رابطہ کا ذریعہ خط ہی تھے فون مشکل سے ملتا تھا اور مختصر سی بات ہوتی وہ بھی اگر آواز صاف ہو) خط کیا لکھا تھا لگتا ہے میں نے امی کی تصویر کھینچ دی تھی۔ وہی باپردہ، دین کا کام کرنے والی، جاب کی ضرورت نہیں وغیرہ وغیرہ۔ بہر حال اس سے ان کو میری پسند کا اندازہ ہو گیا جو ماؤں کو پہلے ہی ہوتا ہے پھر بھی وہ بیٹے سے پوچھنا ضروری سمجھتی ہیں۔ امی کی عادت ہے وہ ہر بات میں برکت اور دعا کے لئے خلیفۂ وقت کو خط لکھتی ہیں اور ہر کام میں مشورہ لیتی ہیں۔ رشتے کے لئے دعا کا خط لکھ کر میری پسند کا ذکر کرنے کے لئے میرا خط ہی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کو بھیج دیا۔ حضور ؒ مجھے جانتے تھے کیونکہ امی میرے لئے دعا کا لکھتیں اور تعلیمی نتائج سے بھی اطلاع دیتیں۔ آپ بہت پیاری دعائیں دیتے ایک دفعہ تحریر فرمایا:

”ماشاء اللہ آپ نے ایم بی بی ایس کے امتحان میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمدللہ مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز آپ، آپ کے خاندان اور سلسلہ کے لئے بابرکت کرے اور علم و معرفت میں ترقی دے اور انسانیت کی عمدہ رنگ میں خدمت کی توفیق دے آمین۔“

رشتے کے لئے دعا والے خط کے جواب میں تحریر فرمایا:

” میں ان شاء اللہ کوشش کروں گا کہ دین و دنیا میں خیر و برکت والا رشتہ ملے اور آپ کی طرح روشن خیال، روشن دماغ اور دین میں مستحکم خاندان ہو۔ آپ خود بھی نظر رکھیں اور کوئی مناسب رشتہ ملے تو مجھے مطلع کریں۔ پھر میں خود ان کے حالات کا جائزہ لے کر آپ کی رہنمائی کروں گا۔ اللہ آپ کے سب بچوں کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین۔“ (6 مئی 1993ء)

’آپ خود بھی نظر رکھیں‘ کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے امی نے اپنے جاننے والے دین دار گھرانوں کی طرف نظر دوڑائی کہ کس کی بیٹی مناسب رہے گی تو ان کا دھیان مکرم سلطان محمود انور صاحب کی چھوٹی بیٹی کی طرف گیا ’جب وہ کراچی میں تھے‘ تو وہ ناصرات میں تھی ۔ اب بڑی ہو گئی ہو گی ۔ حسن اتفاق سے ان دنوں لجنہ کراچی سے کچھ خواتین کسی جماعتی پروگرام میں شامل ہونے کے لئے ربوہ جا رہی تھیں۔ امی نے صدر لجنہ مکرمہ آپا سلیمہ میر صاحبہ سے کہا کہ ایک نظر بچی کو دیکھ آئیں انہوں نے آکر اس کی تعریف کی ۔ ان دنوں حضرت چھوٹی آپا ؒ علاج کے سلسلے میں

کراچی تشریف لائی ہوئی تھیں۔ آپ سے مشورہ کیا تو آپ نے اس رشتے کو پسند فرمایا جب آپؒ واپس ربوہ گئیں تو فوزیہ کی امی سے بھی اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ انہیں یہ علم نہیں تھا کہ ابھی ہم نے باضابطہ رشتے کے لئے پیغام نہیں بھیجا۔ کچھ عرصے بعد امی نے کسی اور بات کے لئے فوزیہ کی امی سے فون پر بات کی تو انہوں نے کہا کہ آپ کا پیغام مل گیا ہے ہم دعا کرکے جواب دیں گے۔ امی بہت حیران ہوئیں اس وقت تک فوزیہ کو دیکھا نہ تھا اس کی تعلیم وغیرہ کے بارے میں علم نہ تھا یہ پیغام کیسے پہنچ گیا۔ پھر علم ہوا کہ حضرت چھوٹی آپا نے ذکر کیا تھا اس بات سے ہمیں بہت خوشی ہوئی ایک تو ایک مبارک خاتون کی زبان سے بات شروع ہوئی دوسرے اس طرح میرا ایک خواب پورا ہوا۔ میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا تھا کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو رشتے کے لئے دعا کی درخواست کی تو آپؒ نے فرمایا کہ جہاں حضرت چھوٹی آپاؒ کہیں شادی کرلو۔ اللہ پاک نے اپنے فضل سے خود ایسا سامان کر دیا، الحمدللہ۔

ہمارا پیغام تو پہنچ گیا مگر میں امریکہ میں تھا۔ وہ مجھے دیکھ اور مل نہیں سکتے تھے۔ کراچی کے اس وقت کے امیر محترم احمد مختار صاحب سے مشورہ کیا اور حضورؒ سے اجازت لے کر رشتہ قبول کر لیا۔ انہوں نے مجھے دیکھے بغیر کوئی بات کئے بغیر حتّٰی کہ تصویر دیکھے بغیر محض اللہ تعالیٰ پر توکل سے رشتہ کیا۔

جب میں نکاح کے لئے ربوہ پہنچا تو پہلی دفعہ ملاقات ہوئی اسی طرح میں نے بھی کوئی تصویر نہیں منگوائی میرے والدین نے بھی بغیر لڑکی کو دیکھے رشتہ کیا تھا۔ اس طرح یہ رشتہ صرف دین داری کی بنیاد پر ہو گیا جیسے آسمان پر لکھا ہو۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیحؒ اور بزرگوں کی دعائیں شامل تھیں۔ میری امی کو رشتے کی اجازت والے خط کا بہت اچھا جواب آیا۔ حضورؒ نے تحریر فرمایا:

''منصور کے لئے عزیزہ فوزیہ سے رشتہ کے متعلق میں تو عرصہ ہوا اپنی پسند کا اظہار کر چکا ہوں۔ شوق سے کریں۔ اللہ بے حد مبارک فرمائے اور دونوں جہان کی حسنات سے نوازے آمین۔'' (5 دسمبر 1993ء)

جنوری 1994ء میں مسجد اقصیٰ ربوہ میں ہمارا نکاح مکرم مولانا صاحب نے پڑھایا اکتوبر میں شادی ہوئی جو مولا کریم کے خاص فضل سے رحمتوں اور برکتوں کے ثمرات کی حامل ثابت ہوئی۔ میرے پاس الفاظ نہیں جن سے اللہ تبارک تعالیٰ کا کما حقہ' شکر ادا کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ فوزیہ اور اس کے محترم والدین کو اجر عظیم سے نوازے آمین۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ یہ سارا واقعہ محترم مولانا صاحب کی سیرت پر سیر حاصل روشنی ڈالتا ہے۔

اس طرح میں اُن کے خاندان کا حصہ بن گیا۔ ربوہ میرا دوسرا گھر ہو گیا۔ شادی میں خاندان حضرت اقدس علیہ السلام کے بزرگ اور جماعت کے خدمت گزار احباب شامل ہوئے۔ آپ نے وہاں سب سے میری ملاقات کرائی۔ آپ کے ساتھ نمازوں اور جمعہ کے لئے جانے کی سعادت حاصل ہوئی ربوہ سے ہم خلیفۂ وقت کی موجودگی اور احمدیت کا مرکز ہونے کی وجہ سے محبت کرتے ہیں۔ اس لئے بڑا لطف رہا مساجد' دفاتر' خلافت لائبریری' دیگر عمارتیں اور گلیاں محلے گھوم پھر کر دیکھے۔ طاہر ہارٹ میں خدمت کا موقع ملا۔ گول بازار کی قلفیاں' کباب' برفی اور مچھلی کھائی۔ سب گھر والے خوب خاطر تواضع کرتے میں نے مشاہدہ کیا کہ مکرم مولانا خدا تعالیٰ سے عشق کرنے والے صابر و شاکر انسان تھے ہر حال میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتے اور شکر کرنے کی ہدایت دیتے ایسی ایسی نعمتوں پر شکر کرتے جو بعض دفعہ ہم اپنا حق سمجھ لیتے ہیں۔ گھر کی معمول کی باتوں میں بھی کوئی نہ کوئی سبق ہوتا۔ بہت ہی محبت' عزت اور شفقت کا سلوک کرتے ہر ملاقات پر مسکراتے ہوئے کوئی شگفتہ سی بات کرتے۔ ہر حالت میں چہرے پر بشاشت رہتی۔ جب بھی امریکہ ہمارے پاس آتے بہت مزا آتا۔ یہ اور بات ہے کہ آتے تو ہمارے پاس تھے مگر ہمارے حصے میں کم ہی آتے دوست احباب گھیرے رکھتے۔ ان کی فجر کی تلاوتِ قرآن مجید قدرے بلند آواز سے ہوتی۔ گھر روشنیوں سے بھر جاتا۔ مولانا صاحب کا سب سے نمایاں وصف ان کا عبادت میں شغف تھا نماز بہت سنوار کر ادا کرتے ان کی زندگی ایک نماز سے دوسری نماز کے انتظار میں گھومتی نظر آتی تھی۔ اس چیز کا خیال رکھتے کہ ہر نماز جماعت کے ساتھ ہو اس مقصد کے لئے خاکسار کے کام سے واپس آنے کا بے چینی سے انتظار کرتے۔ گھر پہنچتے ہی بس اتنی مہلت دیتے کہ جلدی سے وضو کرلوں۔ دوسرا وصف خلافت سے محبت' عقیدت اور اطاعت تھا ہمیں بھی تاکید کرتے رہتے کہ خلافت سے وابستگی میں ہی زندگی ہے اسی طرح ان کی نصیحت ہوتی کہ حضور انور جو دعائیں پڑھنے کا ارشاد فرماتے ہیں انہیں وردِ زبان رکھیں۔ گاڑی چلاتے ہوئے مجھے بھی یاد کراتے اور خود بھی دعائیں پڑھتے رہتے۔ دعائیں ان کا اوڑھنا بچھونا تھیں۔ اپنے قبولیت دعا کے واقعات سناتے تو ایمان تازہ ہو جاتا۔ خلفائے کرام کے فیصلوں' مشوروں' حتیٰ کہ ان کے منہ سے نکلنے والی باتوں پر عمل کرنے کی برکات کے ایمان افروز واقعات اپنے مخصوص انداز میں سناتے دل کرتا یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہو سلسلے کی تاریخ پر عبور حاصل تھا بلکہ ان کے سامنے تاریخ بنی تھی۔ جماعت کی خدمت میں زندگی گزاری تھی۔ خلفائے کرام کے کام کرانے کا انداز۔ بہتر کارکردگی کے لئے ہدایات اور غلطیوں کی اصلاح کے دلچسپ سبق آموز واقعات سناتے۔ ایسے واقعات تحریر میں نہیں آتے وہ اُن بزرگوں سے ہی سننے میں آتے ہیں جن کو خلفائے کرام کی مجالس میں حاضر ہونے کے مواقع ملے ہوں۔ اپنی تقریروں میں سادہ سے واقعات سادگی سے بیان کرتے چلے جاتے جو دل پر گہرا اثر چھوڑتے۔ انہیں اس بات سے بہت خوشی ہوتی کہ خاکسار کو جلسہ سالانہ امریکہ میں

تقریر کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے بہت دعائیں دیتے قرآن کریم سے رہنمائی لینے کے لئے موضوع کے مطابق آیات بتاتے۔

ان کا حلقۂ احباب بہت وسیع تھا۔اس کا اندازہ انہیں کراچی اور ربوہ میں دیکھ کر تو ہوتا ہی رہتا تھا۔ امریکہ میں انہیں مسجد محمود لے کر جاتا تو ایسا لگتا ہر شخص ان کا عقیدت مند ہے۔یہ للّٰہی محبتیں اللہ کی دین ہوتی ہیں۔ مجھے اس بات کی بھی قدر تھی کہ وہ ہمارے لئے بہت دعائیں کرتے ہیں اسی طرح ہمارے بچوں نے بھی بہت پیار لیا۔

آپ میرے والدین سے بھی احترام سے پیش آتے اب وہ پیارا وجود ہم میں نہیں ہم ان کا ذکر خیر زندہ رکھتے ہیں۔ان کی یادگار ان کے جگر کا ٹکڑا ان کی تربیت یافتہ میری شریکِ حیات اپنی حسن کارکردگی سے ان کے لئے دعائیں کرواتی رہے گی ہم ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعاگو رہیں گے،ان شاءاللہ۔

قارئین النور متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور احباب جماعت کے قلمی تعاون سے اس مجلہ کے معیار میں بتدریج اضافہ ہوا ہے۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس مجلہ میں امریکہ کی جماعتوں کی 'مقامی خبریں' اور 'بین الاقوامی خبریں' کے عنوانات سے مفید اور دلچسپ معلومات بھی شامل کی جاتی ہیں۔اس ضمن میں آپ سے درخواست ہے کہ اپنی جماعت کے صدر صاحب کی منظوری کے ساتھ قارئین النور کے استفادہ کے لیے اپنی جماعت میں منعقد ہونے والی سرگرمیوں، اہم جلسوں، اجتماعات سے متعلق مفید، معلوماتی اور دلچسپ تبصرہ اور تاثرات النور میں بغرض اشاعت بھجوائیں۔ اپنے حلقوں میں یہ تحریک کریں کہ پیدائش' شادی' آمین' شاندار تعلیمی نتائج' کوئی غیر معمولی اہمیت کے کام اور وفات کی اطلاعات بھی بذریعہ ای میل یا ڈاک درج ذیل پتے پر ارسال کریں:

Al-Nur@ahmadiyya.us	Editor Al-Nur, 15000 Good Hope Road Silver Spring, MD 20905

جولائی سے دسمبر 2022ء کے شمارہ جات کے لیے مقرر کردہ موضوعات پر اپنا تازہ کلام اور تحریریں بھیجنے کے لیے معینہ تاریخ نوٹ فرمالیں:

شمارہ	عناوین	معینہ تاریخ
جولائی	یومِ آزادی، حب الوطنی، عید الاضحیہ، حج	25جون،2022ء
اگست	جماعت امریکہ کی تاریخ، محرم الحرام، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلسہ سالانہ کے تأثرات، اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ، متفرق موضوعات	5جولائی،2022ء
ستمبر	تحریک جدید، مالی قربانی، Labor Day، انصاراللہ مجلس شوریٰ، انصاراللہ اجتماع	5اگست،2022ء
اکتوبر	بچوں کی تربیت، کولمبس ڈے، مجلس شوریٰ لجنہ، نیشنل قرآن کانفرنس	5 ستمبر،2022ء
نومبر	Thanksgiving، وقفِ جدید کی اہمیت اور مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات	5اکتوبر،2022ء
دسمبر	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ویسٹ کوسٹ جلسہ، وقفِ جدید	5نومبر،2022ء

مجلّہ النور یوایس اے اور اس کے تمام معاونین کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

قادیان۔ میری بستی، میری یادوں کی بستی

پروفیسر رشیدہ تسنیم خان، فلاڈلفیا امریکہ

قادیان دارالامان میں موسمِ گرما کی ایک خنک شام، محلہ دار العلوم کے شہتوت، امرود اور آم کے درختوں سے گھرے ہوئے صحن میں ہم پانچ چھ بہن بھائی شام کا کھانا ختم کر کے بیٹھے ہیں۔ لال ٹین جلانے کی تیاری ہے، کہ باہر لال بورڈنگ (تحریک جدید) کے پیچھے اونچے اونچے شیشم کے درختوں سے گھرے ہوئے کھلے میدان سے گلی محلے کی لڑکیوں کا بُلارا بلند ہوتا ہے: " اک دی لکڑی کڑک دا تیل آؤ سہیلیو کھیڈنے دا ویل"، سنتے ہی میں اور حفیظہ باہر بھاگ جاتی ہیں...اور سامنے کھلے میدان میں ہمارے کھیل شروع ہو جاتے ہیں۔ "ہم آتے ہیں ہم آتے ہیں ٹھنڈے موسم میں وغیرہ وغیرہ۔

ابا جی (ڈاکٹر خیر الدین صاحب بٹ) نے احمدیت قبول کرنے کے بعد قادیان کے قریب بھام میں ٹرانسفر کرالی تھی کیوں کہ ہم بچے بڑے ہو رہے تھے اور ہماری پڑھائی ضائع ہو رہی تھی، بھام سے چند میل دور قادیان میں لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے ہائی سکول تھا اور قادیان بھام کے وٹرنری ہسپتال کے حلقے میں آتا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قدم کی برکت سے یہ بھی فیصلہ ہوا کہ قادیان دارالامان میں مستقل سکونت اختیار کرلی جائے۔ جب ہم قادیان پہنچے تو ہماری رہائش کا انتظام شہر میں ہونے تک ہمیں سرکٹ ہاؤس میں ٹھہرایا گیا۔ وہاں ہم پہلی بار لنگر کی خوشبودار دال اور تندوری روٹیوں سے فیضیاب ہوئے جن کی یاد اب بھی بھوک جگا دیتی ہے۔ جلد ہی محلہ دارالبرکات شرقی میں مکان کرایہ پر لے لیا گیا۔ پھر دارالعلوم میں مکان گروی لے کر اس میں منتقل ہو گئے۔ ابا جی ہر روز سائیکل پر بھام جاتے اور سرِ شام قادیان واپس آجاتے۔

کچھ ہی عرصے میں گروی کے مکان کے سامنے ابا جی نے اپنا مکان تعمیر کرنے کے لئے پلاٹ خرید لیا۔ پلاٹ کے گرد چار دیواری کر کے مختلف پھل دار پودے لگا دیئے تھے۔ وہیں ہماری بھینس بندھی رہتی جس کے لئے ایک بیرک بنوا دی گئی تھی۔ ہم سب بچے نلکے کے پانی سے پودوں کو سرگرمی سے ہر روز سیراب کرتے کہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ پودے ثمر بار ہو گئے۔ مکان کی تکمیل پر ہم اس میں منتقل ہوئے ہی تھے کہ پارٹیشن کا اعلان ہو گیا۔

اس زمانے میں قادیان میں ہر کھاتے پیتے گھرانے میں خالص دودھ دہی کی فراوانی کے لیے گائے، بھینس رکھی جاتی تھی۔ چنانچہ قادیان میں حضرت مصلح موعودؓ اور نواب صاحب کے علاوہ کئی دوسرے احباب کے ہاں بھی پالتو جانور تھے۔ اس لیے ابا جی کی مدد کی ضرورت اکثر پڑتی رہتی۔ جس کے باعث اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعودؓ سے رابطہ ہونے لگا اور دوسرے کئی گھرانوں سے بھی ہمارے تعلقات ہو گئے۔ ہر موسم میں نواب صاحب کے باغ سے ہمارے لیے پھل سوغات کے طور پر آیا کرتے تھے۔

قادیان میں ہماری بچپن کی کھیلیں

گھر میں ہم دو بہنوں حفیظہ اور رشیدہ کو باوجودیکہ حفیظہ مجھ سے دو سال بڑی تھی، بڑی چھیدی اور چھوٹی چھیدی کے ناموں سے پکارا جاتا تھا۔ بھائی مظہر اور امتیاز ہم سے بڑے تھے، اس لئے وہ ہماری کھیل میں نہیں آتے تھے۔ البتہ دونوں چھوٹے بھائیوں میں سعید، میرے اور منیر حفیظہ کے ساتھ ہوتا تھا۔ یہ دونوں پیارے گُڈے سے ہمارے ڈراموں کے کردار بھی ہوا کرتے تھے۔ میری اور حفیظہ کی دن میں کئی بار لڑائیاں اور کئی بار صلح ہوا کرتی تھی۔ جن میں یہ دونوں ہمارے زیادہ لاڈلے بن جایا کرتے تھے۔ میں ہزار کوشش کرتی کی سعید کو گودی میں اٹھاؤں مگر ناکام رہتی کیونکہ سعید (مرحوم) مجھ سے وزن میں کچھ زیادہ ہی تھا۔ ایک دفعہ ہم گھر گھر کھیل رہی تھیں کہ میں نے اپنے کردار کو چارپائی پر چادر بچھا کر لٹایا ہی تھا کہ سعید تڑپ اُٹھا۔ چادر میں کہیں سوئی اٹکی ہوئی تھی جو سعید کی کمر میں سیدھی چبھ گئی تھی۔ آپا جی (ہماری والدہ مرحومہ) نے فوراً پکڑ کر نکال دی۔ سعید تو کچھ رو کر چپ کر گیا مگر میں دکھ سے سارا دن روتی رہی ...اس بھائی سے میرا پیار ایسا ہی تھا

وہ کیا گیا کہ رفاقت کے سارے لطف گئے
میں کس سے روٹھ سکوں گا کسے مناؤں گا

منیر مرحوم بچپن میں بہت گورا، سیاہ بال، سیاہ آنکھیں اور نسبتاً نازک سا بچہ تھا۔ اس لئے میں اور حفیظہ اسے کھیلوں میں لڑکی بنایا کرتی تھیں۔ ضد کا تو نام تک نہیں تھا۔ اور سعید اس سے اُلٹ، ایک ضد کے لئے پورا دن کِھن کِھن کرتا رہتا۔

ہماری شرارتیں

میرا اپنا خیال ہے کہ بھائی امتیاز، حفیظہ اور مجھے ہمارے زیادہ ذہین ہونے کی وجہ سے شرارتوں پر اکثر ابا جی سے سزائیں ملا کرتی تھیں۔ کیونکہ میں نے ابا جی کو باقی کے

سات بچوں کو کبھی ڈانٹتے نہیں دیکھا۔ دراصل میری اور حفیظہ کی گہری دوستی تھی اور ایک دوسرے کے ساتھ لڑتی بھی بہت تھیں۔ ثالث بھائی امتیاز بنا کرتے تھے۔ آپا جی ہمارے سارے دن کی لڑائیوں کی رپورٹ شام کو بلا ناغہ ابا جی کو دیا کرتی تھیں اور وہ ہمیں مسواکوں سے ہاتھوں پر مارتے تھے۔ مار کھانے کے بعد میں اور حفیظہ اس بات پر حیران ہوا کرتیں کہ لڑتیں ہم ہیں ان کو کیا تکلیف ہے اور ہمارے معاملات میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے؟ آپا جی اکثر کہا کرتیں کہ میرے دونوں بڑے بچے (باجی ارشاد اور بھائی جان مظہر) بہت فرمانبردار تھے، نافرمانی کا آغاز تو ان چھوٹوں نے کیا ہے۔ (لیکن ہماری متفقہ رائے تھی کہ ان میں محکوم قوموں کی طرح سر اُٹھانے کی ہمت ہی نہیں تھی!)۔

ہماری کھیلوں کے میدان

بورڈنگ تحریکِ جدید، جسے ہم بچے سرخ بورڈنگ کہا کرتے تھے' کے ساتھ ایک آم کا باغ تھا۔ جسے ٹیوب ویل کے کھلے پانی سے سیراب کیا جاتا تھا۔ باغ کے درمیان ایک کھلا میدان تھا جسے مستورات کے جلسے کے پنڈال کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ بورڈنگ کے پیچھے شیشم کے اونچے اونچے درخت تھے۔ ہمارے گروی پر لیے ہوئے مکان اور ہماری اپنی زمین کے پاس بھی ایک کھلا میدان تھا جس کے ارد گرد مکانوں کی قطار تھی۔ مولوی اسماعیل صاحب دیالگڑھی مرحوم کے گھر اور ہمارے گھر کے درمیان ایک گلی تھی اور محمد اسماعیل صاحب کاتب کا گھر بھی ہمارے گھر کے پاس ہی تھا۔

یہ میدان ہمارے سٹاپوؤں اور کھیلوں کا مرکز تھا۔ ہم دو اڑھائی سال عمر کے بھائیوں کو لال بورڈنگ کی دیواروں سے لالی لے کر دلہنیں بنایا کرتی تھیں۔ جس بچے کو لالی لگ جاتی اس کا گھونگٹ نکال کر دو تین لڑکیاں ہاتھ ملا کر ڈولی بنا کر اٹھا لیتیں اور شیشم کے درخت کی چھاؤں میں 'رکھ' دیتیں، جو ہمارا گھر ہوتا۔ جب آموں کو بُور پڑ جاتا اور چھوٹی چھوٹی امبیاں لگ جاتیں تو ہماری موجیں ہو جاتیں۔ یہ ہم سب کی پسندیدہ خوراک ہوتی۔ کوئل سارا دن آم اور جامن کی گھنی ٹہنیوں میں کُو کُو کی پکار سے سر کھاتی رہتی اور ہم اس کی نقلیں اتار کر اُسے چڑاتے رہتے۔

قادیان کی بارشیں

قادیان میں بارشیں بھی عجیب مسحور کن ہوتیں۔ کالی کالی گھٹائیں اُٹھتیں اور ہم سب سہیلیاں پسینے سے شرابور مل کر زور زور سے گاتیں: "کالیاں اٹاں کالے روڑ، مینہ وسا دے زورو زور"۔ ٹھنڈی ٹھنڈی وجد آفرین ہوا کے تیز خنک جھونکوں کے جِلَو میں موسلا دھار چھما چھم بارش پڑنا شروع ہوتی تو ہم خوشی سے چیختی چلاتی اِدھر اُدھر بارش میں بھاگتی پھرتیں، پانی سے شرابور ہو کر سردی سے کپکپاتی ہوئی نیلے ہونٹوں کے ساتھ برآمدے میں آجاتیں۔

ہمارے کھیل کے میدان کی زمین ریتلی تھی اس لئے ہمارے ننگے پاؤں کی نیچے کیچڑ نہ بنتا تھا۔ ہم اپنے پاؤں کے گرد گیلی ریت تھپ کر گھروندے بناتے۔ باغ میں جا کر پکے پکے رس سے بھرپور جامن چنتے، بارش کے پانی میں دھو کر مزے سے کھاتے، سرخ سرخ بیر بہوٹیاں پکڑتے اور انہیں ایک ہاتھ کی مٹھی میں اکٹھا کرتے جاتے اور اپنے اپنے گھروندوں میں لا کر چھوڑ دیتے۔ جوہڑوں میں سے ڈڈ مچھیاں، مچھلیوں کے بچے سمجھ کر پکڑتے اور اپنے گھروندوں کے قریب ہاتھ کی نکوں میں پانی بھر بھر کر اپنے اپنے چھوٹے چھوٹے جوہڑ بنا کر ان میں پالتے اور وہ کچھ ہی دنوں میں چھوٹی چھوٹی مینڈکیاں بن کر بھاگ جاتیں۔ بارش کے پانی اور کیچڑ میں مسلسل پھرنے سے پاؤں کی انگلیاں درمیان سے گل جاتیں۔ گھر سے بھتیری جھڑکیاں پڑتیں۔ انگلیوں کے درمیان سخت خارش ہوتی پھر سرسوں کے تیل میں نمک ڈال کر انگلیوں کے درمیان ملتے جس سے آرام ملتا۔

ہماری بہن کی پیدائش

ایک دن میں اور حفیظہ جب سکول سے گھر واپس آئے تو پتہ چلا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیاری سی بہن دی ہے۔ یہ امتہ الجمیل تھی۔ میں نے اور حفیظہ نے کھانا کھانے سے پہلے پہلے سارے محلہ میں ہر گھر کا دروازہ کھٹکھٹا کر سب کو یہ خوش خبری سنائی (جبکہ یہ ہمارے گھر کا آٹھواں بچہ تھی)۔ یہ ہم سب کی آنکھوں کا تارا تھی۔ میں اسے اٹھا نہ سکتی تھی، حفیظہ کی گودی میں سوتی جاگتی تھی۔ ابا جی صبح ناشتے کے بعد بھام جاتے اور شام سے پہلے قادیان لوٹ آتے۔ ہم سب بھاگنے کے قابل بہن بھائی ٹیوب ویل کے قریب ابا جی کی پیشوائی کے لئے جاتے۔ اور ننھی جمیل کی سارے دن کی چھوٹی چھوٹی حرکتیں بتاتے کہ کاکی نے یہ کیا، کاکی نے وہ کیا، ابا جی خوشی سے سنتے۔

قادیان میں جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ پر ہر سال ہمارے ماموں مع خاندان اور گاؤں ڈوگری اور ترگڑی کی ساری احمدی خواتین ہمارے گھر ٹھہرتیں۔ آپا جی نہایت خوش دلی سے مہمان نوازی کرتیں۔ اس دوران ہماری خوب موج رہتی۔ حضرت مصلح موعودؓ کی تقاریر بعض دفعہ گہری شام تک جاری رہتیں اور ہم آپا جی کو ڈھونڈ کر جمیل ان کی گودی میں دے آتیں اور خوب پرالی پر لوٹ کر لطف اندوز ہوتیں۔ جلسہ سالانہ ہم بچوں کے لئے بہت سی انجانی خوشیاں لے کر آتا۔ کئی دن پہلے شروع ہوئی چہل پہل، پرالیوں سے بھرے گڈوں اور اونٹوں کی لمبی لمبی قطاریں اور پرالی کی سوندھی سوندھی خوشبو فضا میں ہر

طرف پھیلی ہوتی۔ پرالی کے ڈھیروں پر لوٹیں لگانا، مردانہ جلسہ گاہ میں لکڑی کے تختوں سے بنی ہوئی سیڑھیوں پر اچھل کود کرکے ہم نے بہت لطف لیا ہؤا ہے۔

ہمارے بڑے ماموں اور ممانی گاؤں کی رسم کے مطابق بہن کے گھر آتے ہوئے کچے چاولوں کے آٹے اور تلوں اور مونگ پھلی سے تیار کی ہوئی پنیاں لاتے۔ جلسے کی کارروائی کے بعد لوٹنے والے افراد کے لئے آپا جی گڑ والی بڑی مزیدار چائے بناتیں، جس کا کھیسوں اور لوئیوں کی بکلوں میں بیٹھ کر پینے کا اور ہی مزا ہوتا جو ساتھ ساتھ مونگ پھلی ٹھونگنے سے دوبالا ہو جاتا۔ مہمانوں کی آمد اور رخصت پر دل کی دھڑکن تیز کرنے والے نعرہ ہائے تکبیر...ہائے کیا بات تھی جلسہ ہائے سالانہ کے دنوں کی!

جلسے کے اختتام پر پرالی کی صفائی ہوتی جس کے نیچے سے پیسے ڈھونڈنا اور ساتھ ساتھ حضرت مصلح موعودؓ اور زیروی صاحب مرحوم کی نئی نظموں کے شعر گنگنانا بھی ہماری کھیل کا حصہ ہوتا تھا۔ جو بعد میں ربوہ میں جب تک ہمارے کالج کا میدان زنانہ جلسہ گاہ بنتا رہا، جاری رہا۔ اور ہم اپنے آپ کو Treasure Island کے کھوجی کا کردار خیال کرتے ہوئے خزانے کے کھوج میں رہتے۔ گندے زنگ آلود سکوں کو ایڑیوں کے نیچے رکھ کر زمین پر گھوم گھوم کر چمکاتے، جب کچھ نقدی بن جاتی تو ساتھ والی دوکان یا کالج کی ٹک شاپ پر جا کر برفی اور گرم گرم چائے سے لطف اندوز ہوتے۔

وہ لوگ جن سے تیری بزم میں تھے ہنگامے

گئے تو کیا تیری بزمِ خیال سے بھی گئے

یہ تو خیر بعد کی بات تھی ابھی تو میں قادیان کی گلیوں میں ہوں۔

ہماری کھیل میں ایک لڑکی ثریّا جو ہم سے عمر میں ذرا بڑی تھی شامل ہوگئی۔ اس کے پاس کسی پرانے وقتوں کے بہت خوبصورت کھلونے اور گڑیوں کے کپڑے تھے۔ ثریا ایک جگہ بیٹھ جاتی اور اپنے اردگرد مٹی سے دیوار سی بنالیتی۔ یہ ہمارا گھر ہوتا اور ثریا گھر والی۔ ہم چولہا بنانے کے لئے اینٹ، روڑے، اور چولہے میں جلانے کے لئے سوکھی گری پڑی ٹہنیاں اِدھر اُدھر سے چُن چُن کر لاتے۔ ہم میں سے کوئی گھر سے ماچس یا جلتا ہؤا لکڑی کا ٹکڑا لے آتی۔ ثریا ایک چھوٹی سی مٹی یا ایلومینیم کی ہنڈیا میں پانی ڈال کر آگ پر چڑھا دیتی۔ لڑکیاں اپنے اپنے گھر سے چھوٹا موٹا روٹی کا ٹکڑا، پکی ہوئی بوٹی، آلو، دال، چاول، بچا ہوا کھانا، غرضیکہ جو بھی ہاتھ لگتا لاتیں اور یہ سب کچھ اس ہانڈی میں ڈال دیا جاتا۔ ہمیں کھانا اپنے گھر سے باہر لے جانے کی اجازت تو نہ تھی اس لئے سٹور میں پڑے اچار کے مرتبان میں سے آم کی ایک پھانک لے آتی۔ یہ ملغوبہ ہمارے گھر کی بڑی (ثریا) ہمیں پتوں پر ڈال کر کھانے کے لئے دیتی اور ہم انگلیوں یا چپٹے تنکوں پر چڑھا کر مزے مزے سے کھاتے۔ آپ تصور نہیں کرسکتے یہ کھانا ہمیں کتنا لذیذ لگتا تھا۔

ناگہاں اللہ جانے ثریا کو کیا ہوگیا کہ اس نے ہمارے ساتھ کھیلنا چھوڑ دیا اور اپنے کھلونوں کی سیل لگا دی، فی کھلونا ایک پیسہ! مہنگائی کا زمانہ تھا، پیسے بچوں کو سوچ سمجھ کر دیئے جاتے تھے۔ جب ہماری لیڈر نے دیکھا کہ بکری کچھ بھی نہیں ہو رہی تو اس نے کہا کہ ٹھیکریاں گول کر کے لے آؤ، فی پٹولا ایک گول ٹھیکری! جب وہ اپنا سارا سٹور بیچ بیٹھی... تو اس نے خود گھر سے نکلنا بند کر دیا۔ اور بڑی بہن کے ساتھ سینے پرونے میں لگ گئی۔ تب ہمیں شدت سے احساس ہؤا کہ کسی لیڈر کے بغیر زندگی کتنی بے معنی ہے۔ ہمیں سارے کھلونے بے معنی لگنے لگے۔ اور ہمارے سارے کھیل بدمزہ ہوگئے۔ اور رفتہ رفتہ ہماری کھیلوں میں دلچسپی ختم ہوگئی۔

اور مزے کی باتیں

گرمیوں کی چھٹیوں میں ہم ابا جی کے ساتھ بھام چلے جایا کرتے تھے۔ یہ سفر موسمِ برسات میں ہوتا۔ تانگہ کچے راستے پر چلتے ہوئے پانی کے جوہڑوں سے بچتا بچاتا، جھٹکے کھاتا ہؤا کئی بار تو ایسا لگتا کہ اب اُلٹا کہ اب، چلتا رہتا۔ آپا جی نے گودی میں بچہ پکڑا ہوتا اور دعائیں کر رہی ہوتیں، مگر ہم تھے کی ہر جھٹکے پر ہماری ہنسی کے فوارے چھوٹ رہے ہوتے۔ رستے کا نظارا قابلِ دید ہوتا۔ یہ پرندوں کا انڈے دینے کا موسم ہوتا تھا۔ نہر کے کنارے اونچے اونچے درختوں پر طوطوں کی چیخ و پکار، فضا میں اونچی نیچی اُڑانے بھرتی ابابیلیں، ایسا لگتا جیسے بارش کے قطروں کا تعاقب کرتی اِدھر سے اُدھر لہراتی آ جا رہی ہیں۔ فاختاؤں کی گُگو کو اور کوّوں کی تیز کائیں کائیں میں کوئل کی نہایت سریلی کُو کُو کی پکار اور ہم بچوں کا اس کی نقل میں ویسے ہی جواب دینا۔ تو قادیان سے بھام تک کا یہ دلچسپ سفر اس طرح تمام ہوتا کہ ہم ایک کچے پکے گھر کے دالان میں تانگے سے اترتے جو سکھ سرداروں کی اونچی اونچی حویلیوں کے قریب تھا۔

آپا جی گول ٹوپی دار بُرقعے میں ملبوس جب وہاں پہنچتیں تو دیکھتے دیکھتے چاروں طرف سے رُلیا، نارانی، لدھے اور مادھو نام کے نوکروں کی خواتین سے گھِر جاتیں اور "بی بی جی سلام" کی آوازیں چاروں طرف سے آتیں۔ ہمارے بیٹھنے کے لئے کرسیاں اور چارپائیاں بچھ جاتیں۔ کوئی بھاگ کر ٹھنڈا پانی اور شربت بنا کر لے آتا۔ عورتیں کھانا تیار کرنے میں مصروف ہو جاتیں۔

ہندو سکھ کلچر

بھام میں زیادہ تر ہندو اور سکھ رہتے تھے۔ جو ہمارے لئے عزت اور محبت ظاہر کرنے کے باوجود ہمیں اپنے برتن استعمال کرنے نہیں دیتے تھے۔ اگر کتا برتن چاٹ جاتا تو خیر، مگر ہم سے کوئی کھیلتے کھیلتے دوڑ کر نلکے سے پانی پینے لگتا، تو گھر کی مالکن بھاگ

کر چیختی ہوئی آتی کہ ”بی بی ٹھہرو ٹھہرو مجھے برتن پرے کر لینے دو ’بھیٹ‘ (ناپاک) ہو جائیں گے“۔

سکھ لڑکوں نے بھی چوٹیاں کی ہوتی تھیں۔ لڑکی اور لڑکے کی پہچان صرف یہ تھی کہ لڑکیاں گرمیوں میں نیکر پہنتیں، کمر ننگی ہوتی اور قمیص کی بجائے چھوٹا سا دوپٹہ ضرور لیا ہوتا تھا۔ جبکہ لڑکوں نے صرف نیکر پہنی ہوتی تھی۔

ہم روزانہ نہر پر جاتے اور کھیتوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے قدرتی نظاروں سے لطف اندوز ہوتے۔ جب حالات زیادہ مخدوش ہوئے تو اباجی کو بھام میں دوستوں نے کہا کہ چھٹیاں لے لیں کیونکہ لوگوں کی نظریں بدل چکی ہیں۔ قبل اس کے کہ اباجی کچھ سوچتے آپ کی ٹرانسفر کیمبل پور ہو گئی۔ ہزار کوشش کی کہ ٹرانسفر رک جائے لیکن آپ کو وہاں حاضری دینا پڑی اور اس طرح آپ محفوظ جگہ پر رہے۔ اگرچہ ہمیں آپ سے دور قادیان میں رہنا پڑا۔

ہجرت

قادیان میں ملکی حالات کے خراب ہونے سے قبل اباجی نے دور اندیشی سے ایندھن، گندم اور دوسری ضروریاتِ زندگی جمع کر لی تھیں۔ دراصل احمدیوں کو شاندار قیادت میسر تھی جو حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت تھی۔ جماعت کو ہر لمحہ حفاظتی پیش بندیوں کی مشق کرائی جاتی تھی۔ ہم چھوٹے بچے سارا دن گیلی مٹی میں ایک چھوٹا سخت روڑا رکھ کر گول گول غلیلے بنا کر دھوپ میں سکھاتے جاتے۔ سب لڑکے نشانہ بازی کی پریکٹس کرتے۔ کئی بار خطرے کی گھنٹی بجا کر اس کی مشق کرائی جاتی۔ بہر حال یہ ہم بچوں کے لئے تو ایک کھیل تماشہ تھا جب ناگہاں یہ اعلان ہو گیا کہ ضلع گورداسپور بھارت کے حصے میں آ گیا ہے۔ یہ سن کر ہم بچے اپنی کم فہمی کے باوجود رو پڑے۔

اب آپاجی اور باجی سارا دن پاکستان کے لئے سفر ہجرت کی تیاری میں سامان باندھنے میں لگی رہتیں۔ ہم اس وقت اپنے مکان میں آ چکے تھے۔ بکائن کے درخت ہمارے صحن میں چھاؤں کیے رہتے۔ امرودوں اور قلمی آم کے درختوں کو بھی پھل لگنا شروع ہو گیا تھا۔ سفید شہتوت تو اتنے مزیدار تھے کہ جب بھی آپاجی کی کوئی سہیلی ملنے آتی تو تازہ تازہ تڑوا کر خاطر تواضع کرتیں۔ جونہی اندھیرا ہوتا تو ایک الو یا بلبتوڑی درختوں پر آ کر بیٹھ جاتی اور عجیب عجیب ڈراؤنی آوازیں نکالتی رہتی۔

میں بتا رہی تھی کہ ہجرت کی تیاری میں آپاجی سارے گھر کی پیکنگ اور ساتھ لے کر جانے والے سامان کا انتخاب کرتی رہتیں۔ ارد گرد کے دیہات کے لوگوں نے سکھوں کی دہشت گردی کے ڈر سے قادیان میں پناہ لینی شروع کر دی تھی۔ بچپن بھی کیا عجب عمر ہوتی ہے! پیارے امام رضی اللہ کی ہدایات اور رہبر سلیں ہمیں عجیب طرح کا مزا دیتی تھیں کہ سکھوں کے جتھے سے کیسے بچنا ہے...وغیرہ۔ پھر ایک دن ایسا بھی آ گیا جب قادیان سے روانہ ہونے والی بسوں کی لمبی قطار میں ہماری فیملی کا نام بھی آ گیا۔ اباجی کا حکم تھا کہ ہر بچے کا صرف ایک ایک کپڑا جو اس نے پہن رکھا ہے ساتھ جائے گا۔ اس سفر سے ہم بچے تفریح کے ٹرپ کے طور پر لطف اندوز ہو رہے تھے۔ میں نے اور حفیظہ نے چار چار خانوں والی چھوٹی چھوٹی تھیلیاں سی لی ہوئی تھیں جن کے ایک خانے میں ہم نے خرچنے کے لئے آنے (چار پیسے) کے سکے رکھنے تھے۔ اور کچھ میں پیسے کے سکے رکھنے تھے (تب 16 آنے کا ایک روپیہ اور چار پیسے کا ایک آنہ ہوتا تھا)۔ آپاجی نے سفر کے لئے سوجی یا آٹے کو دیسی گھی میں بھون کر میٹھی پنجیری بنالی تھی۔ اور ماش کی دال پکا کر ساتھ روٹیاں رکھ لی تھیں۔

بس میں بہت رش تھا۔ سعید اور منیر کو ڈرائیور کے رجسٹر وغیرہ رکھنے کے خانے میں جگہ ملی۔ میں پنجیری کی گٹھڑی پر بیٹھی۔ چار خانے کی تھیلی کی سلائی کرنے کے دوران میری انگلی میں سوئی چبھ گئی تھی جس کی وجہ سے میں تکلیف میں تھی۔

جب نظروں سے منارۃ المسیح اوجھل ہو گیا تو ہم سب لوگوں کی سسکیاں نکل گئیں۔ لیکن مجھے اور حفیظہ کو ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو رہی تھی بھلا اتنے شاندار ٹرپ میں رونے کی کیا وجہ تھی؟

برسات کی وجہ سے کیچڑ کے باعث سڑک اتنی خراب تھی کہ بعض جگہوں سے بسوں کا گزرنا مشکل تھا۔ خدام جو زیادہ تر بسوں کی چھتوں پر تھے اُترتے اور ارد گرد سے گنے اور گھاس پھونس توڑ کر بچھا کر راستہ بنا دیتے تب کہیں بسیں گزر سکتیں۔ سخت گرمی تھی۔ خواتین نے برقعے پہنے ہوئے تھے اور ان کا پسینے سے برا حال تھا۔ بس میں پسینے اور دوسری بدبوؤں سے ایک عجیب سی بساند پھیلی ہوئی تھی۔ کبھی کبھی کھڑکی سے تازہ ہوا کا جھونکا غنیمت تھا۔

جب بھوک لگی تو معلوم ہؤا دال خراب ہو چکی ہے۔ افواہ عام تھی کہ ارد گرد کے سب کنوؤں میں زہر ڈالا گیا ہے اس لئے اباجی پینے کے لئے جوہڑ کا پانی لاتے جو جوہڑ پر کپڑا ڈال کر اوپر سے نتھارنے کے بعد گزارے کے قابل تھا۔ بڑے تو شدید پیاس میں دو گھونٹ پی بھی لیتے۔ جمیل رو رو کر بد حال ہو جاتی اور نہ پیتی کہ پانی گندہ ہے۔ جب بے ہوش ہو جاتی تو پھر منہ میں پانی ٹپکایا جاتا۔ چھوٹا بھائی محمد حنیف (طیفو) ابھی شیر خوار تھا اس لئے کوئی مسئلہ نہیں ہؤا۔ راستہ میں جہاں پروگرام ہوتا کہ سواریاں نیچے اتر کر چل پھر لیں، ابھی آخری سواری اُتری نہ ہوتی کہ شور پڑ جاتا کہ نزدیک کے گاؤں سے حملہ آوروں کا خطرہ ہے۔ چنانچہ نہایت افرا تفری میں سارے لوگ پھر بسوں میں سوار ہو جاتے۔ قادیان اور لاہور کا درمیانی فاصلہ قریباً 30-40 میل ہے۔ جس کے دوران لاقانونیت کی وجہ سے جانوں اور عزتوں کے خطرے نے

باشعور لوگوں کو عذاب میں مبتلا کیا ہوًا تھا۔ رات بٹالہ پہنچے توبسوں سے اتر کر آپا جی برساتی پانی کی وجہ سے گیلی ہوئی جگہ پر چادریں ڈال کر ہم سب بچوں کے ساتھ لیٹ گئیں۔ اس جگہ کیچڑ اور بو کی وجہ سے جمیل کے سارے جسم پر چھالے آ گئے۔ ہمارے ایک جاننے والوں کی بچی کی تو ان چھالوں کے باعث ایک آنکھ ضائع ہو گئی۔

پاکستان میں

بہر حال ہمارا قافلہ واہگہ پہنچا۔ وہاں پر خدام نے نہایت پر جوش طریق پر ہمیں خوش آمدید کہا۔ چنے اور نان کھلائے۔

یہ ہجرت بھی کیا قیامت تھی! جن لوگوں کا پاکستان میں کوئی عزیز نہیں تھا ان کے ٹھہرنے کا انتظام جودھامل بلڈنگ اور جسونت بلڈنگ میں کیا گیا تھا۔ ہمیں ہمارے ماموں لینے آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ اُن کے گھر چکیاں ماڈل ٹاؤن پہنچے۔ تانگے سے اترتے ہی ہم دونوں بہنیں سب سے پہلے پہنچنے کی دوڑ میں صحن میں داخل ہوئیں تو نانی امی ہمیں دیکھ کر سجدے میں پڑ گئیں۔ ہم دونوں کے پاس انہیں سنانے کو اتنی خبریں تھیں کہ ہمیں ان کا اسی وقت نماز شروع کرنے پر غصہ آیا۔ سلام پھیرتے ہی ہم نے جو ماں جی کو قادیان کی خبریں سنائیں پھر کہیں جا کر ہمیں چین آیا۔

ابا جی کو اس وقت میں نے سفر کے بعد پہلی بار دیکھا۔ رستہ بھر بے چارے پتہ نہیں کس حالت میں رہے۔ ماں جی سے ملتے وقت خدا جانے کن کن خطرات سے بچ آنے پر تشکر کے آنسوؤں کی نمی کو بار بار صاف کر رہے تھے۔ ابا جی اس وقت شرٹ اور گیلس والی نیکر پہنے ہوئے تھے۔ اب میں سوچتی ہوں کہ ایک نوجوان خوبصورت بیٹی اور چھ کمسن بچوں کے ساتھ آپا جی اور ابا جی کا ہجرت کے دوران کیا حال ہوًا ہو گا جبکہ فون وغیرہ نہ ہونے کے باعث دو بڑے بیٹوں کو ہمارے ان مخدوش حالات سے بے خبری تھی۔ کچھ عرصے بعد دونوں بھائی بھی لاہور میں ہم سے آ ملے، ہم پھر خانقاہ ڈوگراں آ گئے اور اس طرح پاکستان میں ابا جی کی نارمل سرکاری ڈیوٹی شروع ہو گئی اور ہمیں سکولوں میں داخل کرا دیا گیا۔ پھر پنڈی بھٹیاں اور آخر میں ہم حافظ آباد آ گئے۔ اس دوران ربوہ میں مکان بننے پر ہم دارالصدر شمالی میں رہائش پذیر ہو گئے۔

حرفِ آخر

میری پیدائش 1937ء میں بڑھے گورائے ضلع سیالکوٹ میں ہوئی۔ پارٹیشن سے پہلے اور بعد ابا جی کی ٹرانسفر مختلف قصبات: پنڈی بھٹیاں، خانقاہ ڈوگراں، شاہ کوٹ، حافظ آباد، کیمبل پور، بھام وغیرہ میں ہوتی رہی۔ میرے بچپن کا کچھ نہ کچھ حصہ ان قصبات میں گزرا ہے۔ جبکہ سکول کے دو تین ابتدائی سال قادیان میں اور ہائی سکول اور کالج کا زمانہ ربوہ میں گزرا۔ اب جب میں پیچھے مُڑ کر دیکھتی ہوں تو وہ زمانہ جو قادیان اور ربوہ میں گزرا میری زندگی کا سب سے امن، چین اور خوشیوں سے بھرپور بہترین زمانہ تھا۔ ان دونوں شہروں کا ماحول اور لوگوں کا ایک دوسرے سے میل ملاپ، محبت، صلح و آشتی احمدی اقدار کی پیروی کی شاندار مثال پیش کرتے جس کے باعث ان دونوں شہروں کے بڑے، چھوٹے، مرد اور مستورات نمایاں طور پر دوسرے قصبات کے لوگوں سے یکسر مختلف تھے۔ خلافت کی نگرانی اور راہنمائی میں باقاعدہ تعلیمی جلسے، تربیتی اجلاس، بچوں بڑوں کے لیے قرآن کلاسیں اور لحہ لحہ کان میں پڑتی نیکی کی باتوں نے رنگ اور قوم کی تفریق مٹا کر خوفِ خدا اور عظمتِ انسانی ان دو بستیوں کے باسیوں کے دلوں اور دماغوں میں راسخ کر دی تھی۔

آج ہم وہی اقدار وہی خدائی معاشرہ دنیا کے ہر علاقے کے احمدیوں میں جاگزیں اور زندہ دیکھتے ہیں۔ آج قادیان اور ربوہ کی بستیاں خوابوں کی بستیاں نہیں رہیں بلکہ عالمی جیتی جاگتی بستیاں ہیں، اور مسیح پاکؑ کو جو خدا تعالیٰ نے خوشخبری دی تھی کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کا نظارا چمکتے سورج کی طرح پیش کیے ہوئے ہیں اور نہ ماننے والوں کی آنکھوں کو خیرہ اور دماغوں کو مختل کیے ہوئے احمدیت کی حقانیت پر خدائی مہر ثبت کئے ہوئے ہیں۔ الحمدللہ۔

قلمی تائید

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قلمی تائید کرنے والوں کو بہت پسند فرماتے تھے۔ آپ کا ارشاد مبارک ہے:

"اگر کوئی تائید دین کے لیے ایک لفظ نکال کر ہمیں دے دے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیاز مندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادمِ دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 311)

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالسمیع خالق صاحب 2جون2022ء کو دن ساڑھے دس بجے 79 سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ **انا للہ و انّا الیہ راجعون۔** آپ Charlotte, NC جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ ایک مخلص احمدی تھے اور خلافت سے گہری وفا کا تعلق رکھتے تھے۔

محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ: مکرم کریم احمد شریف صاحب صدر جماعت بوسٹن نے اطلاع دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ الحاج محمد شریف صاحب مرحوم واقفِ زندگی بروز سوموار 20جون 2022ء کو نیویارک میں بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ **انا للہ و انّا الیہ راجعون۔** آپ نے 97 سال عمر پائی۔ آپ نیویارک میں اپنے بیٹے مکرم نعیم احمد صاحب کے ساتھ رہ رہی تھیں۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں فضل محمدؓ ہرسیاں والے کی بیٹی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ نے لواحقین میں پانچ بیٹے، ایک بیٹی اور بہت سے پوتے، پوتیاں، نواسے اور نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

محترمہ صادقہ شریف صاحبہ

اہلیہ محترم مولٰنا الحاج شریف احمد صاحب مرحوم

4 ستمبر 1924ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔ اپنی والدہ صاحبہ کے زیر اثر خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بے حد پیار تھا۔ کئی رنگ سے خدمت کے مواقع پیدا کر لیتیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں منور احمد صاحب اور حضرت صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بے حد شفقت سے پیش آتے۔ وقف زندگی سے شادی ہونے سے صبر و قناعت اور سادگی سے زندگی بسر کی کثیر العیال تھیں بعض دفعہ صبر آزما حالات سے دوچار ہوئیں مگر اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسے سے دعاؤں میں لگی رہتیں جب۔ پہلی بچی پیدا ہوئی تو حضرت مصلح موعودؓ سے نام رکھوانے گئیں۔ آپ نے فرمایا یہ تو صوباں کی ہم شکل ہے اُس کی نواسی ہے۔ ص سے صوباں ص سے صادقہ اور اب ص سے صفیہ نام رکھ لیں۔

مولوی شریف احمد صاحب ایک طویل عرصہ جامعہ احمدیہ کے اکاؤنٹنٹ رہے۔ معاملات میں دیانتداری، نماز باجماعت میں باقاعدگی، سادگی اور خلوص آپ کی شخصیت کا حصہ تھے۔ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس دوران یہ تاریخی واقعہ بھی پیش آیا کہ کسی بدنصیب کی مخبری پر مکہ میں قید کر لئے گئے۔ آپ کی والدہ صاحبہ بھی ساتھ تھیں۔ تلاوت و عبادت اور ذکر الٰہی سے مشکل دن گزارے۔ ایسا لگتا تھا کہ کبھی شنوائی نہ ہو گی۔ مگر مولا کریم کے احسان سے کورٹ میں بلا کر عقائد پوچھے گئے تو آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ سُنا دیا۔ اس طرح معجزانہ طور پر رہائی کے سامان ہوئے۔ وہ اس واقعہ کا ذکر بہت شوق سے کرتے تھے۔ بہت قربانی کر کے بچوں کو تعلیم دلائی اور اعلیٰ تربیت کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب بچے دنیاوی و دینی تعلیم سے آراستہ دین کے خدمت گزار ہیں۔ ایک بیٹا مربی سلسلہ ہیں۔ کچھ عرصہ قبل یہ خاندان امریکہ منتقل ہو گیا۔ وہاں بھی بچوں کو قرآن مجید پڑھانا اور کئی رنگ میں خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت والی زندگی سے نوازے۔ آمین۔

(اززندہ درخت مصنفہ امۃ الباری ناصر، صفحہ 97)

تعارف کتاب

سادہ ٗ بے ریا اور بے تکلف صداقت

امۃ الباری ناصر

نام کتاب: سروں کے چراغ

شاعر: عبدالکریم قدسی

13 / اگست 2016ء کے الفضل ربوہ میں 'جماعت کے علمی و ادبی سائنسی طبی اور معاشی خدمات بجا لانے والے مشہورِ عالم پاکستانی' کے عنوان سے جن پچیس حضرات کی تصاویر شائع کی گئی ہیں ان میں ایک قدسی صاحب بھی ہیں۔ یہ ایک منفرد اعزاز ہے جو ان کے بہت سے اعزازات و انعامات میں قیمتی اضافہ ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام شعر گوئی کے بارے میں فرماتے ہیں:

"یہ جائز ہے کہ کوئی شخص ذوق کے وقت کوئی نظم لکھے ...اگر حال کے طور پر نہ صرف قال کے طور پر' اور جوشِ روحانی سے اور نہ خواہش نفسانی سے کبھی کوئی نظم جو مخلوق کے لئے مُفید ہو سکتی ہو لکھی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 231)

قدسی صاحب نے اس معیار کو ملحوظِ خاطر رکھا ہے۔

'سروں کے چراغ' پڑھتے ہوئے خیال آیا کہ کسی ایسے قاری کے ہاتھ میں' جو دنیائے ادب میں قدسی صاحب کے قد و قامت سے بالکل ناواقف ہو' یہ مختصر سا مجموعہ لگ جائے تو وہ آپ کی درویشانہ حیات کے نشیب و فراز۔ فکر و فن کی بلندیوں اور ایمان کی گہرائی سے بخوبی واقف ہو سکتا ہے۔ یہ مجموعہ آپ کے 2009ء سے 2011ء تک کے کلام پر مشتمل ہے یہ عرصہ آپ کی ذات' جماعت اور ملک کے لئے کئی لحاظ سے غیر معمولی تھا۔ زُود حس شاعر پر گرد و پیش کا درجۂ حرارت گہرا اثر چھوڑتا ہے جس سے شاعری میں درد کی لہریں اشک رواں کی صورت میں ڈھل کر بیان کے انوکھے انداز اختیار کرتی ہیں۔ اسی کتاب میں کئی اسالیب سخن کا ماہرانہ استعمال نظر آتا ہے۔ جو قادر الکلامی کا کمال ہے۔ قدسی صاحب کی شاعری کا امتیازی وصف ان کی سادہ بے ریا اور بے تکلف صداقت ہے۔ صداقت کا اپنا حسن ہوتا ہے جسے آرائش جمال کے لئے تصنّع' بناوٹ اور رنگ آمیزی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ شعر میں حرف کو برتنا ہی نہیں پرکھنا بھی جانتے ہیں۔

شعروں کی بارات میں سارے دولہے دولہے حرف فکر و خیال کے جھولوں پر جھولے لیتے ہیں اگرچہ حرفوں کی لمبی قطاریں ہیں مگر قدسی صاحب نے لنگڑے لُولے حرفوں کا انتخاب نہیں کیا متروکات کا سہارا نہیں لیا تاہم کچھ بھولے بسرے حروف کو زندہ کیا ہے۔ 'پُروا' 'پون' 'صبا سے پیار کیا ہے مگر صرصر سے حرف نہیں لئے۔ ایسے حروف کو چولہے میں ڈال دیا جو مُرشد کے منصب کی تکریم کے منکر تھے

جو لوگوں کی سمجھ نہ آئے شعر وہ کیا ہے شعر
وہ کس کام کا قدسی جو نہ دل کو چھولے حرف

حُسنِ حروف کی زندگی کے لئے دعا مانگتا کبھی کوئی دیکھا ہے صرف وہی یہ دعا کر سکتا ہے جو حروف کے تقدس سے آشنا ہو

معاشرے کی رگوں میں نہ پھیلے زہرِ جمود
خدا کرے کہ نہ ٹوٹیں مکالمے کے ظروف
گناہ ٹھہرے نہ تنقید و اختلاف یہاں
خدا کرے کہ کبھی قتل ہو نہ حُسنِ حروف

آپ زمین پر چلتے ہیں زمین سے رابطہ رکھتے ہیں اور زمینی حقائق کی سختیاں جھیلتے ہیں۔ جن کی کڑواہٹ منہ کا ذائقہ خراب کر دیتی ہے تلخیاں شعر بنتی ہیں ایک ایک شعر ایک پورے عہد کی روداد ہے ایک مکمل شہر آشوب ہی نہیں ملک آشوب ہے

؎

بھیگی پلکیں، پاؤں میں چھالے، ہاتھ میں خشک نوالہ ہے
یہی تماشا دیکھ رہے ہیں جب سے ہوش سنبھالا ہے

؎

ہزارہا ہیں تعصّب کے باٹ بکھرے ہوئے
کوئی تو عدل کی میزان میں صحیح تولے
وہی گھرانے لہو چوستے ہیں لوگوں کے
بدل کے آتے ہیں ہر انتخاب پر چولے

دھواں ہے لہجے میں اور گفتگو نوکیلی ہے
سڑاند خون کی ، آب و ہوا غصیلی ہے

حب وطن بھی ایمان کا حصہ ہے کس درد سے ڈوبتی کشتی کو سنبھالنے کی طرف توجہ دلائی ہے

اپنی مسند کی حفاظت کی پڑی ہے سب کو
کاش اس ڈوبتی کشتی کو سنبھالے کوئی

جماعت کی مخالفت کے دردناک واقعات کے ہتھوڑے پے در پے مسلسل برستے ہیں 28 مئی 2010ء کے واقعہ نے گہرے اثرات چھوڑے

جو عہد بیعت کیا اس کی پاسداری کو
لہو سے دستخط ہم کر رہے ہیں روزانہ

تعصّبات کا طوفاں ہے حشر خیز مگر
ہلا نہیں ہے ذرا سا بھی شجر صد سالہ

وہ وقت آگیا جب نطق کی کونپلیں جھلسنے لگیں تعصب کی آگ برسنے لگی وطن میں جینا دشوار ہوگیا۔ قدسی صاحب کو رومال میں آنکھیں باندھ کر وطن سے ہجرت کرنی پڑی۔

موت کا خوف نہیں موت تو ایک کھلونا تھا
جو قید تنہائی تھی اس بات کا رونا تھا
جس حجرے میں بیٹھ کے قدسی ہم نے برسوں شعر کہے
اس حجرے کو چھوڑ کے قدسی دکھ تو ہونا تھا

اللہ تبارک تعالیٰ پر کامل توکّل اور خلافت کے شجر سے وابستگی ہر حال میں جینے کا حوصلہ دیتی ہے یہی سبق آپ نے اپنی آنے والی نسلوں کو دیا ہے جیسے بندہ اپنے معبود اور مُرشد کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا ہو

خدا پہ کامل یقین رکھنا ہزار ہوں مشکلوں کے بادل
ضرور نکلے گا اک نہ اک دن ہر ایک مشکل کا حل دعا ہے

حضور حکم کریں دل سے وار دیں قدسی
یہ مال و عزت و جاں وقت اور جگر پارے

جہاد بالقلم کی تحریک

النور کے مینیجمنٹ بورڈ کے صدر مکرم انور خان صاحب نے ایک ای میل کے ذریعے صدر لجنہ یوایس اے کو مجلّہ النور کے لیے مضامین لکھوانے کے بارے میں تحریک کی۔ جس پر مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یو ایس اے نے سیکرٹری صاحبہ شعبہ تعلیم کو خواتین سے متعلقہ موضوعات پر لکھوانے کی ذمہ داری دی۔ خواتین کے مقام، کردار، ذمہ داریوں اور بچوں کی تربیت کے حوالے سے حقیقی اسلامی تعلیمات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی اشد ضرورت ہے، ہمیں ان متنوع مضامین کے بارے میں مستند حوالوں کے ساتھ اچھے مضامین لکھنے اور اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ الحمد للہ ہمیں اس تحریک کے نتیجے میں مضامین موصول ہونے شروع ہو گئے ہیں۔

درجِ ذیل عناوین کے علاوہ بھی لکھنے والے مفید اور دلچسپ موضوعات پر مضامین لکھ کر بغرض اشاعت بھجوائیں اس سے مجلہ کا معیار بلند ہو گا، ان شاء اللہ۔

1. عورتوں کے حقوق از روئے قرآن
2۔ پردہ۔ کیوں، کیسے، کب، کہاں، پردہ کے عظیم فوائد
3. حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشن گوئی کہ یورپ ایک دن اسلامی پردے کی خوبیوں کو اپنائے گا۔ جس کی ایک مثال سویڈن میں نظر آئی ہے جہاں موسیقی کے تہواروں میں مردوں اور عورتوں کو الگ بٹھایا گیا اس واقعہ کا ذکر حضور انور ایدہ اللہ نے بھی کیا ہے۔
4. مسلم خواتین کے لیے تعلیم کے مواقع وسیع ہیں، مثالیں ہمارے پیارے امام نے پیش کی ہیں۔
5. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث، خلفائے راشدینؓ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام کی زندگی سے خواتین کے ساتھ حسن سلوک کے واقعات اور ارشادات
6. "نصف دین عائشہؓ سے سیکھو" کا کیا مفہوم ہے؟
7. عورتوں کے لیے دو اور مردوں کے لیے ایک گواہی کیوں مقرر ہے؟ افسانہ یا حقیقت؟
8. کن حالات میں مرد اپنی بیوی کو مار سکتا ہے؟ اس میں حکمت کیا ہے؟
9. کیا عورت کو آدم کی پسلی سے پیدا کیا گیا تھا؟
10. مرد کو خاندان پر قوام کیوں بنایا گیا ہے؟ کیا عورت زندگی کے کسی موڑ پر قوام ہو سکتی ہے، اگر ہاں تو کب؟
11. کیا بچوں کی تربیت صرف خواتین کی ذمہ داری ہے، اگر نہیں تو مرد کا کیا کردار ہے؟
12. کیا عورت کام کر سکتی ہے اور اپنے لیے پیسے بچا سکتی ہے بغیر مرد کی شراکت کے؟
13. وراثت کے قوانین کیا ہیں اور وہ دوسرے مذاہب یا سیکولر تنظیموں سے کیسے ممتاز ہیں؟
14. اُمہات المومنینؓ کی سیرت
15. حضرت اماں جانؓ کی سیرت
16. سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں اسلام میں عظیم خواتین اسکالرز
17. دنیا میں احمدی خواتین کی بنائی ہوئی مساجد
18. خواتین کے اسلام قبول کرنے کی کہانیاں
19. خواتین کے حقوق کا موازنہ پانچ مغربی ممالک میں اسلام کے ساتھ کیا جاتا ہے
20. میڈیا کا صحیح استعمال

جزاکم اللہ احسن الجزا

النور کی ڈاک

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ہمیں ہر شمارے سے متعلق اپنی آراء اور تجاویز بھجوائیں جس سے مجلہ کا معیار بہتر بنانے میں مدد ملے گی، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ شمارہ النور مئی تا جون 2022ء کی بابت ہمیں درج ذیل پیغامات موصول ہوئے:

مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب ایڈیٹر ماہنامہ احمدیہ گزٹ، کینیڈا :

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماشاءاللہ احمدیہ گزٹ / النور یو ایس اے کے تمام مضامین بہت اعلیٰ اور نہایت عمدہ ہیں۔ کلام بھی بہت اعلیٰ ہے۔ مضامین اور کلام کے انتخاب سے آپ کا خلوص، محبت، لگن، علمی بصیرت دکھائی دیتی ہے۔ جذبے کی سچائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

عاجز 1988ء سے مدیر احمدیہ گزٹ کینیڈا ہے اور میرا مشاہدہ ہے کہ مجلہ النور کے معیار میں بتدریج بہتری آرہی ہے۔ نوّے کی دہائی میں خاکسار کا بھی ایک مضمون "یادوں کے دریچے" النور میں شائع ہوُا تھا جس میں ربوہ کے پرائمری سکول سے لے کر ٹورانٹو تک کے اساتذہ کرام کے کلاس روم میں عادات واطوار کا ہلکا پھلکا اجمالی ذکر تھا۔ طالب دعا ہادی عفی عنہ---------------

مکرمہ مبشرہ شکور۔ یوکے: بہت خوبصورت مضامین، خلافت کی پیاری باتیں اور نظموں سے مزین۔

حسنٰی مقبول احمد کا مضمون 'یہ جلسہ ہمارا یہ دن برکتوں کے' پڑھا۔ ماشاءاللہ بہت انجوائے کیا۔ سب محنت کرنے والوں کو بہت مبارک ہو---------------

مکرمہ امتہ الجمیل صاحبہ، ولنگ برو نیو جرسی، امریکہ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الحمد للہ، مجلہ النّور خلافت اور جلسہ سالانہ خاص شمارہ (مئی۔ جون 2022ء) کا ہر صفحہ ہی اپنے نام کی طرح مفید معلومات سے منوّر ہے۔ اس علمی، ادبی، تعلیمی اور تربیتی مجلّہ میں قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اشاریہ خطبات جمعہ ارشاد فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور پُرنور ہستیوں کے ارشادات کا انتخاب خوب ہے۔ خلافت اور جلسہ سالانہ کے موضوعات پر پُر معارف تاریخی مضامین اور منظوم کلام دینی علم میں اضافے کا باعث ہیں۔ محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کا مضمون 'لنگر خانہ مسیح موعود' اور منظوم کلام، محترمہ حسنٰی مقبول احمد صاحبہ کا مضمون 'یہ جلسہ ہمارا یہ دن برکتوں کے' اور محترمہ مبارکہ وسیم صاحبہ کا مضمون 'کس طرح شکر کروں اے مرے سلطاں تیرا' اور باقی سب مضامین بھی بہت عمدگی سے لکھے گئے ہیں، ماشاءاللہ۔ اللہ تعالیٰ سب لکھنے والوں کو بہترین اجر عطا فرمائے، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح دین کا علم پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین---------------

مکرمہ نمود سحر رحمٰن صاحبہ، ہیوسٹن، امریکہ نے ان دعائیہ الفاظ میں قارئین النور اور ادارہ کی حوصلہ افزائی کی ہے ؎

برکتوں سے گھر بھریں، سب نعمتیں ملیں
عشق محمدیؐ کا سلیقہ نصیب ہو
بیعت مہدیٔ دوراں۔ انعام خاص ہے
صالح عمل اور شکر گزاری نصیب ہو
محنت، محبت، اُلفت سے جہاد قلم کریں
سلطانُ القلم کے قدموں میں چلنا نصیب ہو
مقبول ساری کاوشیں سب التجائیں ہوں
رحمت وسیع۔ سایۂ رحماں نصیب ہو

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂ چشمِ آریہ
- ☐ شحنۂ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکات الدعا
- ☐ حُجّۃ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُ الحق دو حصّے
- ☐ اتمامُ الحُجّۃ
- ☐ سِرُّ الخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءُ الحق
- ☐ نورُ القرآن دو حصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجام آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللّٰہ
- ☐ تحفہ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجّۃُ النّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیم دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ اَلاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صلح

احمدیہ کتب کے لئے amibookstore.us کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2022ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
یکم جنوری۔ہفتہ	نئے سال کا پہلا دن	وفاقی تعطیل	
8۔9 جنوری، ہفتہ اتوار	لوکل، معاون تنظیمیں، ریویو اور منصوبے	لوکل، تنظیمیں	جماعت
9 جنوری، اتوار، 5 بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)	تربیت ویبینار (Webinar)	
14۔16 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈر شپ کانفرنس	تنظیمیں، نیشنل	ڈیلس، ٹیکس
15۔16 جنوری، ہفتہ۔اتوار	خدام الاحمدیہ ناظمین اطفال ریفریشر کورس	تنظیمیں، نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
17 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیر ڈے	تین دن وفاقی تعطیل	
23 جنوری، ہفتہ 6 تا 8 شام	ایک دوسرے کے لباس	نیشنل رشتہ ناتا	ویبینار (Webinar)
5۔6 فروری، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سر گرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
13 فروری، اتوار	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار (Webinar)
12۔13 فروری، ہفتہ اتوار	دوسرا ریفریشر کورس، دارالقضاء امریکہ	قضاء، امریکہ	مسجد بیت الرحمٰن
20 فروری، اتوار	مصلح موعود ڈے	لوکل	جماعت
21 فروری، پیر	پریذیڈنٹ ڈے (President's Day)	تین دن وفاقی تعطیل	
5۔6 مارچ، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سر گرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
11۔13 مارچ، ہفتہ اتوار	ہیومینٹی فرسٹ، کانفرنس (HF Conf)	ہیومینٹی فرسٹ، امریکہ	ہیوسٹن، ٹیکس
13 مارچ اتوار 5 بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار (Webinar)
20 مارچ اتوار	مسیح موعود ڈے	لوکل	جماعت
25-27 مارچ، ہفتہ تا اتوار	لجنہ مینٹرنگ (Mentoring) میٹنگ	تنظیمیں، نیشنل	اٹلانٹا، جارجیہ
26 مارچ، ہفتہ	نیشنل طاہر اکیڈمی میٹنگ	نیشنل تربیت	مسجد بیت الرحمٰن
2۔3 اپریل، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سر گرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3 اپریل تا یکم مئی	رمضان	نیشنل جماعت	
10 اپریل، اتوار 5 بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار (Webinar)
2 مئی، پیر	عید الفطر	نیشنل جماعت	
7۔8 مئی، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سر گرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
8 مئی اتوار، 5 بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار (Webinar)
15 مئی اتوار	اپنی تاریخ جانیے، ۷:۳۰ تا ۸:۳۰ رات	نیشنل اشاعت	ویبینار (Webinar)
22 مئی اتوار	خلافت ڈے	لوکل	جماعت
27 مئی جمعہ	الیکشن نیشنل آفس ہولڈر، یو ایس اے	نمائندہ خلیفۃ المسیح	مسجد بیت الرحمٰن
28۔29 مئی، ہفتہ اتوار	مجلس شوریٰ جماعت امریکہ	نیشنل جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن
30 مئی پیر	میموریل ڈے (Memorial Day)	تین دن وفاقی تعطیل	
4۔5 جون، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سر گرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
12جون،اتوار5بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
17-19جون،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ(عارضی تاریخ)	نیشنل جماعت	ہیرس برگ،پینسلوینیا
25۔26جون،ہفتہ اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	لوکل	جماعت
2۔3جولائی،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
2۔4جولائی،ہفتہ تاپیر	آزادی کادن	تین دن وفاقی تعطیل	
9جولائی،ہفتہ	عیدالاضحیہ	نیشنل جماعت	
10جولائی،اتوار	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
15-17جولائی،ہفتہ اتوار	مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نیشنل اجتماع	تنظیمیں،نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
23جولائی6تا8 بجے شام	ایک دوسرے کے لباس	نیشنل رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
29۔31جولائی،جمعہ تااتوار	پریذیڈنٹس نیشنل ریفریشر کورس	نیشنل	بذریعہ زوم(zoom)
6۔7اگست،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
13۔14۔اگست،ہفتہ اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	لوکل	جماعت
14۔اگست،اتوار ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
21۔اگست	اپنی تاریخ جانیئے	نیشنل اشاعت	ویبینار(Webinar)
3۔5ستمبر،ہفتہ اتوار	لیبرڈے(Labor Day)	تین دن وفاقی تعطیل	
10۔11ستمبر،ہفتہ اتوار	خدام الاحمدیہ امریکہ شوریٰ	تنظیمیں،نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
16ستمبر،جمعہ	نیشنل تربیت میٹنگ	نیشنل تربیت	مسجد بیت الرحمٰن
16۔18ستمبر،جمعہ تااتوار	انصار شوریٰ اور نیشنل اجتماع	تنظیمیں،نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
18ستمبر،اتوار	اپنی تاریخ جانیئے،۷:۳۰تا۸:۳۰رات	نیشنل اشاعت	ویبینار(Webinar)
24ستمبر،ہفتہ	لجنہ امریکہ،عورتوں کے اسلام میں حقوق	تنظیمیں،نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
یکم۔اکتوبر،ہفتہ	لجنہ امریکہ،صدسالہ تقریبات	تنظیمیں،نیشنل	بذریعہ زوم(Zoom)
یکم،2۔اکتوبر،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
16۔اکتوبر	اپنی تاریخ جانیئے	نیشنل اشاعت	ویبینار(Webinar)
9اکتوبرہفتہ	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
10۔اکتوبر،پیر	کولمبس ڈے	تین دن وفاقی تعطیل	
21-23۔اکتوبر،جمعہ تااتوار	مجلس شوریٰ لجنہ اماءاللہ امریکہ	تنظیمیں،نیشنل	بذریعہ زوم(zoom)
22اکتوبر،ہفتہ شام6تا8	ایک دوسرے کے لباس	نیشنل رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
5۔6نومبر،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
13نومبر،اتوار شام5بجے	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
24-27نومبر	تھینکس گونگ(Thanks Giving)	تین دن وفاقی تعطیل	
3۔4دسمبر،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
11دسمبر،شام5بجے	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
23-25دسمبر جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ(عارضی تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو،کیلیفورنیا
25دسمبر،اتوار	کرسمس ڈے	وفاقی تعطیل	

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيمَانِ

(علامہ جلال الدین سیوطی۔ الدررالمنتثرۃ فی الاحادیث المشتھرۃ)

وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے

Photo by Akrem Osmanoglu on Unsplash

Muslims who believe in the Messiah
Mirza Ghulam Ahmad[as] of Qadian